

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 03 جنوری 2011ء بمطابق 27 محرم الحرام 1432 ہجری سے پہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
أَلْهَيْكُمْ التَّكَاثُرَ ۝ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ  
تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ  
النَّعِيمِ۔ وَآخِرُ الدُّعْوَانِ أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(ترجمہ): (دنیاوی ساز و سامان پر) فخر کرنا (جو کہ علامت ہے محبت و طلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل  
کئے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی  
یعنی مرتے ہی معلوم ہو جائے گا۔ پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (تمہاری یہ حالت ٹھیک)  
نہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجب الاتباع سے اس  
بات کو) جان لیتے۔ (واللہ تم) لوگ ضرور دوزخ دیکھو گے۔ پھر (مکرر تاکید کیلئے کہا جاتا ہے کہ) (واللہ)  
تم لوگ اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے۔ پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سب سے نعمتوں  
کی پوچھ گچھ ہوگی۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Janab Muhammad Javed Abbasi Sahib, Question No. 979.

\* 979 \_ جناب محمد جاوید عباسی (سوال مفتی کفایت اللہ نے پیش کیا): کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد پولیس کو وفاقی حکومت کی طرف سے فنڈ ملا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ پولیس کو وفاق سے کتنا فنڈ ملا ہے اور مذکورہ فنڈ کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) صوبے کے شہید پولیس اہلکاروں اور آفیسرز کو کتنی رقم فراہم کی گئی، ان کے نام بمعہ فراہم کردہ رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ پولیس کو وفاقی حکومت اور وزیر اعظم صاحب کے پیسج سے بذریعہ صوبائی حکومت مجموعی طور پر مبلغ 4154 ملین روپے موصول ہوئے ہیں، اس میں وفاقی حکومت سے موصول شدہ رقم مبلغ 335.00 ملین روپے 7500 آسامیوں کی تنخواہ اور الاؤنسز کیلئے فراہم کی گئی ہے جبکہ وزیر اعظم صاحب کے پیسج سے موصول شدہ رقم مبلغ 3819 ملین روپے مندرجہ ذیل مدت پر خرچ کی گئی ہے:

نمبر شمار	تفصیل	خرچ شدہ رقم
01	فنڈ برائے تخلیق 11500 آسامیاں 50%	440.605 ملین
02	فنڈ برائے تخلیق 2500 آسامیاں برائے ریٹائرڈ آرمی اہلکار	212.506 ملین
03	فنڈ برائے تخلیق سپیشل فورس 6725 آسامیاں برائے ملاکنڈ ڈویژن	406.862 ملین
04	فنڈ برائے تخلیق سپیشل ریسک الاؤنس برائے پولیس اہلکار ملاکنڈ ڈویژن	68.148 ملین
05	فنڈ برائے تخلیق خریداری اسلحہ و کارتوس	1513.050 ملین
06	فنڈ برائے خریداری 15 گاڑیاں (اے پی سی)	224.775 ملین

07	فنڈ برائے خریداری دیگر ساز و سامان	521.128 ملین
08	فنڈ برائے خریداری گاڑیاں	343.899 ملین
09	فنڈ برائے خریداری زمین برائے ایلٹ فورس ٹریننگ سکول	88.025 ملین
	کل میزان	3818.998 ملین

(ii) مالی سال 2008-09 اور 2009-10 میں پولیس شہداء کے ورثاء اور زخمیوں کو مبلغ 350.000 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔ شہداء، زخمیوں کے نام اور فراہم کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی گئی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یہ دے سپلیمنٹری کوئسچن دے؟

مفتی کفایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، محکمہ داخلہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ 4154 ملین روپے کی گرانٹ ملی ہے، اس کی تفصیل بھی ہے لیکن جب ہم نے اس کو جمع کیا ہے تو یہ جواب غلط نظر آتا ہے۔ وہاں 4169 ملین اور انہوں نے بتایا ہے 4154 ملین، پندرہ ملین کا فرق ہے تو پندرہ ملین کا فرق اگر صرف Clerical Mistake ہے پھر تو کوئی بات نہیں لیکن خدا نخواستہ ہمیں اندھیرے میں رکھا گیا ہے اور جو جواب غلط دیا گیا ہے تو یہ بہت بری بات ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا کوئسچن لبر، پلیز دا کوئسچن نمبر مو کہ لبر دغہ کرو جی، اولنے کوئسچن دے جی اولنے۔

Mr. Speaker: 979.

وزیر قانون: لبر Repeat کریں سر، مہربانی او کریں، دا دوبارہ او وائی۔

جناب سپیکر: جی دوبارہ Repeat کریں، لاء منسٹر صاحب نا وختہ راغے مونخ ئے کولو۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زہ پہ دے شی خوشحالہ شومہ، شکریہ ئے ادا کوم چہ دوئی پہ دیکبے دومرہ انترسٹ لری او ما تہ وائی چہ بیا ئے Repeat کرہ، دا خو ڍیرہ بنہ خبرہ دہ جی۔ ما وئیل جی چہ دا کوم جواب دوئی راکرہ

دے ، ہغہ جواب غلط دے ، دوئی چہ دلته مونبر ته توتل کوم فگرز بنا ئیلی دی ، ہغہ دی 4154 ملین او بیا چہ کلہ دوئی د ورثاء او د شہیدانورقم چہ اوشمارئ نو ہغہ جو ریری 4169 ملین ، نو د بینخلس ملین روپو فرق دے ، کہ لبر فرق وے نو مونبرہ بہ ہم گزارہ کرے وہ خودا خو جی ڍیر معززا یوان دے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable law Minister Sahib, on behalf of honourable Chief Minister Sahib.

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ دا داسے طریقے سرہ وائی چہ 4154 چہ کوم دی ، دا توتل چہ کوم فنڈز مونبر ته د مرکز نہ راغلی دی ، پہ دیکنبے پرائم منسٹر پیکیج دے ، پہ دیکنبے نور خومرہ لکہ فنڈز راغلی دی نو د ہغے تفصیل دے ، باقی شہداء ته مرکز ہم Contribution کرے دے او واقعی د صوبے پکنبے Contribution شتہ ، نو دا Mix کوئی مہ ، دا چہ کوم ترتیب سرہ راروان دے ، ہغہ شان تھیک دے جی ، ہیخ شہ پرا بلم پکنبے نشتہ۔

جناب سپیکر: جی تسلی اونہ شوہ جی؟

مفتی کفایت اللہ: نہ جی ، دا محترم اوس راغلی دے ، دوئی د سوال سٹیڈی نہ دہ کرے ، پاس ئے چہ مونبر لہ کوم عنوان را کرے دے ، ہغہ دے 4154 ، بیا د ہغہ عنوان چہ کوم تفصیل دے جی ، پہ ہغے کنبے دی 4169 ، لکہ ما خہ Mixing پکنبے د خیل طرف نہ نہ دے کرے ، دا دوئی چہ کوم جواب را کرے دے ، ما ہغہ جمع کرے دے ، ما پہ دے وخت لگولے دے او۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ ، دا پہ فرسٹ پیج باندے خو 3818 دے کنہ؟

مفتی کفایت اللہ: تاسو ئے جمع کرئی کنہ جی۔

جناب سپیکر: بیا نور چرتہ دے؟

مفتی کفایت اللہ: 3819 یو دے او دغہ شان 335 بل دے ، دا چہ یو خائے کرئی نو دا 4169 ملین جو ریری او دلته مونبر ته وئیلے شوے دی چہ 4154 ملین دے۔ زہ وایم چہ جواب غلط دے ، د جواب تصحیح د او کرے شی ، خیر دے کہ وزیر صاحب اومنی او مونبر دا پہ کمیٹی کنبے لبر او گورو نو خہ بدہ خبرہ نہ دہ۔

وزیر قانون: بیوہ خبرہ خود ادا دہ جی چہ ما خنگہ اوکتل نو دوبارہ بہ ئے زہ دوئی تہ Clarify کرہ۔ دا د شہداء چہ کوم فنہ دے، پہ دیکبے Contribution د پراونشل گورنمنٹ ہم شتہ نو لہذا دا چہ کلہ بیا Mix شی نو دا بیا د فیڈرل او د پراونشل گورنمنٹ Mix 369 راروان دے او دا برہ ئے چہ کوم Calculation ورکرے دے، دا برہ چہ دوئی وائی 4154، دا د فیڈرل گورنمنٹ فنڈز دی خود ا لاندے چہ کوم دی 350 ملین، پہ دیکبے د پراونشل گورنمنٹ ہم Contribution دے، دا چہ بیا ٹول تاسو پہ یو خائے Mix کوئی نو بیا بہ، غرض دا چہ کوم ترتیب دوئی ورکرے دے، ہغہ تھیک دے او باقی دا دہ چہ موؤر ہم نشتہ او زما خیال دے بنہ پہ یتیل جواب راغلے دے، پہ دیکبے داسے خہ دغہ نشتہ جی، خہ Miscalculation وغیرہ نشتہ۔

جناب سپیکر: د مفتی صاحب تسلی او شوہ؟

مفتی کفایت اللہ: زما خو جبراً تسلی او شوہ جی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی کفایت اللہ: جبراً، زما جبراً تسلی او شوہ، لکہ زما سرہ منی چہ شے غلط دے جی۔

جناب سپیکر: (تمقہ) خہ خیر دے بیا حساب کتاب او کرئی، کہ وروستو پکبے ہم خہ شک وی نو بیا ئے را اوچت کرہ۔

Muhammad Javed Abbasi Sahib, Question No. 981. Not present.  
Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال دے جی 1020۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1020 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ خیبر پختونخوا ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل ضلع ہنگو میں حالیہ آپریشن کی وجہ سے سرکاری و نیم سرکاری املاک فوج کے قبضے میں ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فوج کی زیر استعمال تمام سرکاری اور غیر سرکاری املاک کی فہرست فراہم کی جائے، نیز جن سکولوں کی عمارتوں پر فوج کا قبضہ ہے، ان کے زیر تعلیم بچوں کیلئے کوئی متبادل جگہ فراہم کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، تحصیل ٹل ضلع ہنگو میں بعض سرکاری و نیم سرکاری املاک حالیہ آپریشن کی وجہ سے فوج کے قبضہ میں ہیں۔

(ب) فوج کی زیر استعمال سرکاری املاک کی فہرست درج ذیل ہے:

(i) گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی ہنگو۔

(ii) گورنمنٹ پرائمری سکول طورہ غنڈی، طورہ وڑی ہنگو۔

(iii) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شنہ وڑی، علی خیل ہنگو۔

(iv) بی ایچ یوشنہ وڑی۔

محکمہ تعلیم نے ایمر جنسی کی بنیاد پر گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی کو گورنمنٹ پرائمری سکول مصطفیٰ رازعی طورہ وڑی میں منتقل کیا ہے اور ساتھ ہی پانچ عدد خیمے بھی فراہم کئے ہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ پرائمری سکول طورہ غنڈی کے طلباء کو نزدیک سکولوں میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شنہ وڑی کو ایک پرائیویٹ بلڈنگ میں منتقل کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری جی، دا سپلیمنٹری دہ، د دوئی نہ ما دا تپوس کہرے دے "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فوج کی زیر استعمال تمام سرکاری اور غیر سرکاری املاک کی فہرست فراہم کی جائے، نیز جن سکولوں کی عمارتوں پر فوج کا قبضہ ہے، ان کے زیر تعلیم بچوں کیلئے کوئی متبادل جگہ فراہم کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟" دا جی ایک نمبر سکول دے، گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی او دویم نمبر گورنمنٹ پرائمری سکول طورہ غونڈی، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شنہ وڑی، بی ایچ یوشنہ وڑی، زما دا گزارش دے چہ دوئی ما تہ د دے چار نمبر پہ اخر کبنے لیکلی دی چہ د گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی سکول پرائمری سکول مصطفیٰ رازعی طورہ وڑی تہ، مطلب دا دے

دا بچی ہغہ خائے تہ بدل کرے شوی دی۔ زہ دا تپوس کوم چہ کم از کم پہ دوہ کمر و کنبے دا بچی خنگہ گزارہ کوی، پہ دے سردی کنبے؟ دھائی سکول تقریباً خلور پینخہ شپور سوہ بچی دی او د دے تقریباً یونیم کال او شو، ای دی او تہ مونر وئیلی دی، بار بار مے وئیلی دی او دلته کنبے ایجوکیشن سیکرٹری تہ موبار بار وئیلی دی او دھغے باوجود دا بچی تر اوسہ پورے پہ پرائمری سکول کنبے دی، سرہ د دغے سردی دھغوی ہیخ بند و بست نشته دے او تر اوسہ پورے پراتہ دی، ما تہ د حکومت دا جواب را کوی چہ د دوئی سرہ حکومت خہ کوی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ انہوں نے چار چیزوں کو بیان کیا ہے، تین سکولز ہیں اور ایک بی ایچ یو ہے، تو سکول کا متبادل انتظام اگرچہ مفتی جانان صاحب کی رائے کے مطابق ناقص ہے لیکن کچھ انتظام کیا تو ہے جبکہ بی ایچ یو شنہ وڑی کا کوئی انتظام نہیں ہے، تو کیا بی ایچ یو کی اہمیت نہیں تھی یا یہ کہ بی ایچ یو کی جگہ کیلئے انہوں نے متبادل کسی عمارت میں انتظام کیوں نہیں کیا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Law.

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ آپ کو پتہ ہے کہ ٹل اور ہنگو ایریا کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، وہاں پر فوج کو بلایا گیا ہے اور وہاں پر ابھی چونکہ محرم بھی گزرا ہے تو اس وجہ سے ذرا سیکیورٹی فورسز کی Heavy presence تھی اور یہ گورنمنٹ کی Consultation کے ساتھ دی گئی اور جہاں پر سکولز یا بی ایچ یو ز اگر Occupy ہوئے بھی ہیں تو اس کا یہ ہے کہ Alternative انتظام قریبی سکولوں میں کیا گیا ہے یا پر ایویٹ بلڈنگز میں کیا گیا ہے اور اسی طرح قریبی بی ایچ یو، جو Next BHU ہے تو Temporarily لوگ وہ استعمال کر سکتے ہیں، آس پاس کی یونین کونسلز جو کہ قریب قریب یونین کونسلز ہیں، وہ استعمال کر سکتے ہیں تو ایسا کوئی پر اہم نہیں ہے اور چونکہ یہ فوج لوگوں کی سیکیورٹی اور ان کی جان و مال کے تحفظ کیلئے آئی ہے تو تھوڑی بہت قربانی تو دینا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو ضروری ہے، اس پر کوئی اعتراض ان کو بھی نہیں ہے لیکن ان کو شاید Alternate arrangement پر کوئی شکایت ہے ورنہ فوج تو ان کی حفاظت کیلئے آئی ہے اور شاید اس پر آپ کو بھی شکایت نہیں ہوگی۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا خبرہ کوم، زہ دا نہ وایم چہ ہلتہ د دوئی د سکولونو نہ اویستلے شی خو زہ دا وایم جی چہ دوئی ما تہ لیکلی دی چہ پینخہ خیمے دی او دوہ کمرے دی نو زہ وایم چہ ہغوی تہ متبادل خائے پکار دے جی۔

جناب سپیکر: Arrangement پکار دے د بچو د پارہ، لاء منسٹر صاحب! د دوئی د ایجوکیشن د پارہ متبادل، Alternate ضرورت دے، د دے ورلہ Arrangement اوکری، د فوج پہ موجود گئی باندے ئے اعتراض نشتہ۔

وزیر قانون: د دوئی د انفارمیشن د پارہ دا گزارش دے چہ دا Temporarily غوندے Arrangement دے، فوج دلته کبنے د لبرے مودے د پارہ دے، د ایمرجنسی حالات دی نو د ہغے د پارہ چہ کوم دا بعضے بعضے سکولونہ دوئی ورسرہ لاندے ورکری دی چہ یرہ "گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی کوگورنمنٹ پرائمری سکول مصطفیٰ رازعی طورہ وڑی میں فنکشنل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی پانچ عدد خیمے بھی فراہم کئے گئے ہیں" Temporarily داسے لبرے پراہم شتہ جی، بل دغلته بلڈنگز داسے لکہہ نشتہ خود دا لبرے مودے د پارہ دی او انشاء اللہ دا تکلیف بہ دغلته نہ زر ختم شی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جی د میجر سرہ زہ لارمہ، زہ ورسرہ پہ کلی کبنے گر خیدلے یم، ہغہ تہ ما خایونہ ہم ورکری دی، ہغوی بیا ای پی او را اوغوبنتلو، مطلب دا دے د ہغے باوجود، دا دن خبرہ نہ دہ جی، د دے دوہ کالہ او شو، دوہ کالہ تیر شو، بیا ایجوکیشن سیکرٹری صاحب تہ زہ را غلم او ہغہ تہ مو او وئیل چہ زمونر۔ دا مسئلہ دہ، اتہ سوہ بچی دی پہ پینخہ خیمو کبنے، کہ دا د پیننور بچی وے نو دا بہ پہ دغہ خیمو کبنے نہ وو پراتہ خودا د ہنگو بچی دی خکہ د دوئی غم نشتہ دے۔ زہ جی دا وایم چہ دوئی تہ د خائے فراہم کرے شی، دوہ کالہ او شو جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: مونر تہ ہیخ اعتراض نشتہ دے چہ خنگہ ایم پی اے صاحب وائی، دوئی دا خایونہ مونر تہ Identify کری، دوئی د Identify کری چہ یرہ بھی دغہ خایونو تہ دا شفٹ کری نو بالکل مونر تیار یو۔



جناب سپیکر: نہ، رینٹل بلڈنگ ورلہ او گورئی، رینٹل بلڈنگ ورلہ او گورئی او د دے  
بچو مستقبل پرے مہ خرابوئی۔

وزیر قانون: تھیک شوہ جی، صحیح دہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ رینٹل بلڈنگ ورلہ او گورئی چہ دا بچی  
پکبنے دغہ شی۔ Mufti Syed Janan Sahib, next Question۔

مفتی سید جانان: 1027 جی، 1026، 1026۔

جناب سپیکر: پہ دیکبنے سپلیمنٹری شتہ؟

مفتی سید جانان: او، دا 1026 دے جی۔

جناب سپیکر: دا 1026 تاسو خواوس او وٹیلو کنہ؟

مفتی سید جانان: نہ جی، نہ جی، دا 1020 وو جی، یو دا 1026 دے جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ۔ تھیک شوہ، تھیک شوہ جی، 1026۔

\* 1026 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل ضلع ہنگو میں فوج نے نجی مکانات اور مارکیٹوں میں ڈیرے ڈال  
رکھے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا حکومت نے مذکورہ مالکان کو معاوضہ ادا کیا ہے؛

(ii) فوج کے زیر قبضہ مکانات اور مارکیٹوں کے جن مالکان کو معاوضہ دیا گیا ہے، ان کے نام اور کتنا  
معاوضہ دیا گیا ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ  
تحصیل ٹل ضلع ہنگو میں فوج بعض نجی مکانات اور مارکیٹوں پر ڈیوٹی سرانجام دینے کیلئے موجود ہے۔

(ب) (i) معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔

(ii) فوج کے زیر قبضہ مکانات اور مارکیٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) سیکورٹی فورس فاروق اینٹنمل پولیٹری فارم کے کمرہ جات کی چھت پر ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے نہ  
کہ کمروں کے اندر۔

(2) مسی ممتاز حسین سکنا طورہ وڑی نے اپنا مکان اپنی رضامندی سے بلا معاوضہ فوج کو دیا ہے۔  
 (3) فضل اللہ شہید چوک نزد زورور بارگین دوآبہ کی چھتوں اور سامنے زمین پر بھی فورس ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔ فوج نے کسی سے جبراً کوئی مکان حاصل نہیں کیا ہے اور نہ ہی معاوضہ وغیرہ پر کوئی مکان لیا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پکبنے شتہ؟

مفتی سید جانان: او جی، او۔ پہ دیکبنے جی زما دا دغہ دے چہ پہ دو نمبر کبنے دوئی ما تہ لیکلی دی جی چہ "مسی ممتاز حسین سکنا طورہ وڑی نے اپنا مکان اپنی رضامندی سے بلا معاوضہ فوج کو دیا ہے، فضل اللہ شہید چوک نزد زورور بارگین دوآبہ کی چھتوں اور سامنے زمین پر بھی فورس ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔ فوج نے کسی سے جبراً کوئی مکان حاصل نہیں کیا ہے اور نہ ہی معاوضہ وغیرہ پر کوئی مکان لیا ہے"۔ دا جی اصل کبنے پرائیویٹ ٹائیونہ دی او دا د دوآبے بازار کبنے دی، پہ دغہ کبنے بارگین وو، د ہغہ سپری کاروبار وو پکبنے او وزیر اعلیٰ صاحب لہ راغلی دے جی، بار بار ہغہ خواستونہ کپی دی چہ کم از کم ما تہ خود دغہ بلڈنگ د میاشتے معاوضہ راکول پکار دی کنہ، زما کاروبار ختم شو، د لکھونو کروڑونو روپو کاروبار مے وو، ہغہ ختم شو ما تہ د ماہانہ معاوضہ راکرے شی۔ زہ دا وایم چہ د دغہ پہ نوم باندے پیرے پیسے راغلی دی، کم از کم د دغہ غریبانو خلقو مداوا کول پکار دی، دوئی تہ ماہانہ ہم خہ دغہ خور کول پکار دی، مشاہرہ غوندے چہ د دوئی خور سرہ خہ کار کیزی جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: سپیکر صاحب! پہ دیکبنے دا کتل غواپی جی، اصل کبنے دا ایشو چونکہ د فوج سرہ Take up کول دی نو دوئی کہ ڈائریکٹ د فوج سرہ ہلتہ رابطہ اوکری نو زما خیال دے چہ زیاتہ بہترہ بہ وی، مونر خو معاوضہ د دغہ حوالے سرہ۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! میجر صاحب لہ ما وفد بوتلے دے، ہغہ تہ دا تہول صورت حال ما بیان کرے دے۔ ہلتہ کنبے جی پہ کور باندے دی او لاندے زنانہ وے، پہ تیرہ روژہ کنبے نہ ہغہ بلہ روژہ کنبے مونر۔ وراغلو او ہغوی تہ مونرہ اووئیل چہ دے کور لاندے زنانہ دی، دا بہ پخول کوی، دا بہ سہرول کوی، دا بہ را اوخی، ہغوی مونر تہ اووئیل چہ انشاء اللہ العزیز مونر بہ تاسو تہ د دغے کور، د دے بارگین او د دغے خیزونو تسلی کوؤ خو تاسو انتظامی امور و سرہ متعلق پی سی او تہ اووایی، ہغہ تہ لار شی او د ہغہ سرہ خبرہ کوئ۔ بیا پی سی او صاحب سرہ، کمشنر صاحب سرہ، د دغہ خلقو سرہ مونر خبرہ کرے دہ خو جی ز مونر ہیچا نہ دہ اوریدلے۔

وزیر قانون: نو دا خو کہ کمیٹی تہ ئے وری جی، ما تہ پرے اعتراض نشتہ جی۔

(تمقے)

Mr. Speaker: Ji, honourable Bashir Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زہ دا ریکویسٹ کوم چہ دا کمیٹی تہ تاسو اولیئرئ نو دیکنبے بہ بیا کال لگی، کہ دوئ مونر سرہ کنبینی، د چائے پہ وقفہ کنبے بہ مونر سہری را اوغوارو، د ہغوی نہ بہ تپوس او کرو چہ دا ولے؟ د دوئ دا پرابلم دے چہ دا پرابلم ورتہ زر حل کرو چہ پرابلم ورتہ حل کرو کنہ نو ہغہ وائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب خہ وائی جی؟ مفتی صاحب وائی دوئ ز مونر سرہ د سرہ خبرہ نہ کوی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خوک خبرہ نہ کوی؟

جناب سپیکر: دا بل مشر مفتی صاحب وائی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زما دا ریکویسٹ دے چہ منسٹر صاحب بہ پی سی او را اوغواری، ورسرہ بہ خبرہ او کری چہ بھئی دا پرابلم دے، دا تہ حل کرہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ، تھیک شوہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو دا بہ انشاء اللہ ورلہ حل کرو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اس پہ فوری عمل کی ضرورت ہے۔  
 جناب سپیکر: نہ، دا بہ پہ بریک کبنے اول خبرہ جو رہ شی، کہ جو رہ نہ شی نو بیا بہ  
 پکبنے مخکبنے خہ ایکشن واخلو۔ مفتی صاحب سرہ د گپ شپ خبرہ او کرہ۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی کفایت اللہ: جی دا ضمنی دے کنہ، مہربانی جی۔ سپیکر صاحب، زمونر پہ  
 علاقہ کبنے هلته د بازار د صدر سرہ د یو د کانداز تعلق پیدا شوے وو جی، نو  
 هغه صدر هغه تہ وئیل جی چہ ستا خہ کاروی نو ما تہ وایہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: نویوہ ورخ جی د هغه جھگرہ شوے وه، نو دے پہ منہ منہ راغے  
 جی چہ زما خو کار پینن شو، زما جھگرہ شوے دہ، زما سرہ لار شہ، هغه صدر  
 صاحب چہ ورسرہ لارو نو هغه خائے کبنے یو چھولو خرخولو والا ناست وو جی  
 او خوا کبنے یو قصائی ناست وو، نو هغه ورتہ وائی زما جھگرہ د قصائی سرہ  
 شوے دہ، هغه صدر چہ لار جی هغه هغه چھولو والا اووھلو، هغه وئیل چہ د  
 چھولو والا سرہ زما جھگرہ نہ دے شوے، زما جھگرہ د قصائی سرہ شوے دہ،  
 هغه وائی لیونے ئے دا توکا نہ گورے، دا تبرگے نہ گورے۔ (تمقہ)

(تمقہ)

جناب سپیکر: (تمقہ) جی مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے جی 1027۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1027 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل میں پولیس نے غریب عوام کی گاڑیاں پکڑ کر فوج کے حوالے کی  
 ہیں اور دس ہند رہ دن بغیر معاوضہ فوج کے زیر استعمال رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تحصیل ٹل میں 2009ء اور 2010ء کے دوران پولیس نے کتنی گاڑیاں پکڑ کر فوج کے حوالے کی

ہیں؛

(ii) حکومت نے مذکورہ گاڑیوں کے مالکان میں سے کس کو کتنا معاوضہ ادا کیا ہے، نیز کس حساب سے ادا

کیا، گزشتہ دو سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ

تحصیل ٹل میں پولیس نے گاڑیاں برائے ڈیوٹی پاک فوج کو حوالہ کی تھیں۔

(ب) (i) ضلع ہڈا میں پولیس نے کل 162 گاڑیاں پکڑ کر فوج کے حوالہ کی ہیں۔

(ii) ڈی سی او ہنگو نے تمام گاڑیوں کی فہرست برائے ادائیگی معاوضہ میجر، 73 بریگیڈ ٹل کو بذریعہ

مراسلہ نمبر 34-1833 مورخہ 24-03-2010 بھیج دی تھی مگر وہاں سے اس وضاحت کے ساتھ واپس

ہوئی کہ فوج کا کام امن وامان برقرار رکھنا ہے نہ کہ معاوضہ کی ادائیگی کرنا، تاہم بعد ازاں محکمہ داخلہ کی سابقہ

ہدایات کی روشنی میں مذکورہ فہرست کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس پشاور کو بذریعہ مراسلہ نمبر SO

16-04-2010 مورخہ (Accounts) /HD/15-100/Vol.III/08 بھیج دی گئی ہے جس کی

رپورٹ کا انتظار ہے۔

جناب سپیکر: خہ سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری جی دا دے چہ دا سوال ما یو خل مخکبنے ہم راوہے

دے جی، اصل کبنے جی بنیادی طریقہ دا دہ چہ دا مزدور کار خلق دی، د دوئ

ڈاٹسنے دی جی، دا ڈاٹسنے بازار تہ راشی، ہلتہ کبنے تریفک او پولیس والا

ورتہ ولاہ وی، دا ڈاٹسنے اونسی او دا بیا فوج تہ حوالہ کری۔ پینخلس

ورخے، شل ورخے مطلب دا دے د دے نہ کم یا زیات بغیر د معاوضے او بغیر د

تیلو نہ د ہغے خلقو سرہ وی جی او دوئ مونہ تہ لیکلی دی چہ "ڈی سی او ہنگو نے تمام

گاڑیوں کی فہرست برائے ادائیگی معاوضہ میجر 73 بریگیڈ ٹل کو بذریعہ مراسلہ نمبر 34-1833 مورخہ 24-

03-2010 بھیج دی تھی مگر وہاں سے اس وضاحت کے ساتھ واپس ہوئی کہ فوج کا کام امن وامان برقرار

رکھنا ہے نہ کہ معاوضہ کی ادائیگی کرنا، تاہم بعد ازاں محکمہ داخلہ کی سابقہ ہدایات کی روشنی میں مذکورہ

فہرست کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس پشاور کو بذریعہ مراسلہ نمبر SO(Accounts)/HD/15-

100/Vol.III/08 مورخہ 16-04-2010 بھیج دی گئی ہے جس کی رپورٹ کا انتظار ہے۔" - زہ جی  
 خبرہ دا کوم چہ منسٹر صاحب مخکبے ما تہ وئیلی وو جی چہ داسے مطلب دا  
 دے ہیخ شہ بہ نہ کیبری، بیا بہ خوک گا دی نہ نیسی۔ دا جی اوس دہ پخپلہ باندے  
 منلی دی چہ پہ سن 2009 او 2010 کبے ئے 162 گا دی نیولی دی د خلقو جی،  
 نو ما تہ د وضاحت او کر لے شی۔

جناب سپیکر: جی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب مفتی صاحب! تاسو شہ جو رہ کبے پاشی ورسرہ، شہ نوے خبرہ  
 دہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زہ یو خبرہ کومہ جی، بیا د دوئی جواب راکری  
 جی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی کفایت اللہ: ما تہ خود د دے قانونی پوزیشن واضح کری وزیر قانون صاحب  
 چہ آیا فوج یو گا دے اونسی نو ہغہ د دے پابند نہ دی چہ ہغہ معاوضہ ورکری؟  
 بیا بہ شہ قانونی پوزیشن خو بہ وی کنہ، دوئی چہ کوم پوزیشن واضح کری، ہغہ  
 بہ ہم ہنگو کبے قائم شی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: دا ڍیرہ لویہ بد قسمتی دہ چہ دا کہ داسے شوے وی چہ خنگہ د سوال  
 جواب دے، بہر حال د دے خلقو معاوضے اوسہ پورے پاتے دی، دا زما خیال  
 دے چہ زیاتے دے، د انسانی حقوقو پامالی دہ او د پاکستان فوج د حکومت  
 فوج دے، د عوامو فوج دے، داسے قسم اقدامات ہر یو افسر چہ اوچت کری  
 دی، زما پہ خیال د فوج بدنامی کیبری او زہ فلور آف دی ہاؤس Concerned  
 officers تہ وایم چہ د دے دا Payment او کری او کہ نہ وی نو مطلب دا دے دا

ایشو بار بار اوچتیری او د فوج د Reputation, image د پارہ دا شے بنہ نہ دے۔

مفتی سیدحانان: دا جی مسئلہ دا دہ چہ گادی نیسی او دا مخکبنے ہم راغله وه، منسٹر صاحب ما ته هم دا وئیلی وو چه انشاء اللہ دا مسئلہ به حل کیری جی۔

جناب سپیکر: جی تاسو څه وایی؟

سینیئر وزیر (بلديات): مفتی صاحب ته دا عرض کوم چه دا فوج هم زمونږ د پارہ منډه وهی کنه جی، خپل ځانونه ورکوی لگیا دی، دے وخت کبنے خو مونږ Unannounced World War-III چه دے هغه مونږ لگیا یو جنگ کوؤ۔ مفتی صاحب ته دا عرض کوم چه مونږ به دا ډی سی او هم را اوغوارو، کیدے شی کمشنر هم را اوغوارو، تپوس به ترے اوکړو، دا پیسے د دوی حق دے، که نه وی نوبیا پکار ده چه زمونږ حکومت ئے ورکړی، مونږ به انشاء اللہ بیا ورکوؤ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

سینیئر وزیر (بلديات): د دوی حق دے او مونږ د دوی حق منو او دا فوج ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایشورنس لږ مضبوط راغے۔

سینیئر وزیر (بلديات): دا فوج چه دے، هغه هم زمونږ دے کنه، هغه هم زمونږ فوج دے، زمونږ د پارہ ځانونه ورکوی۔

جناب سپیکر: نه دا ایشورنس لږ مضبوط راغے، تکره ایشورنس دے، هغه تهپیک شوه جی۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات): بالکل انشاء اللہ، دا پیسے د هغوی حق دے، مونږ به دا حق پوره کوؤ۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی پرویز خان خٹک صاحب! تاسو پکبنے څه ضمنی سوال کوئی که څه؟

وزیر آبپاشی: نه زه څه په Personal explanation باندے خبره کوم۔ سپیکر صاحب، یوه هفته لس ورځے مخکبنے زما څه کوئسچنز وو او څه

Misunderstanding، د Date د وجے نہ زہ غیر حاضر وومہ، زہ معذرت غواہم  
 خو لیکن نن چہ دا کوم کوئسچن زہ وینم او کوم ممبر چہ دا اعتراض کرے دے،  
 جاوید صاحب معذرت سرہ وایم چہ نن پخپلہ ہغہ غیر حاضر دے او دغسے ډیر  
 ممبران کوئسچنز راوری او بیا پخپلہ غیر حاضر وی۔ مونر کہ دلتہ کبنے د  
 کیبنٹ یو منسٹر ہم حاضر وی، مونر ٲول Responsible یو، د ہغے Answer  
 کولے شو خو شوک چہ کوئسچن نہ کوی، ہغوی نہ راخی نو بیا د پہ بل چا  
 اعتراض نہ کوی۔ زہ صرف دا Explanation کوم چہ پہ بل اعتراض کوی نو ہغہ  
 خپل حق ہم پورہ کوی۔

Mr. Speaker: Thank you. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel  
 Sahib, Naseer Muhammad Khan, Question No. 1177. Not present.  
 Noor Sahar Sahiba, Question No. 1178. Not present. Munawar  
 Sulatana Bibi, Question No?

محترمہ منور سلطانہ: جی، دا 1206 دے۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1206 \_ محترمہ منور سلطانہ: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں پلاسٹک بیگز تیار کئے جاتے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پلاسٹک بیگز ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں، حکومت نے اس

سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں، نیز آیا حکومت پلاسٹک بیگز پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) پولی تھین بیگ، پولی ایٹھائیٹھیلین کے دانوں سے بنایا جاتا ہے جو کہ بذات خود ایک غیر فعال مادہ اور

وہ عام درجہ حرارت پر خوراک یا کسی دوسری اشیاء جو اس میں پیک ہوں کے ساتھ عمل نہیں کرتا۔ پولی

ایٹھائیٹھیلین کے علاوہ لوکل مارکیٹ سے ردی اشیاء اور استعمال شدہ پلاسٹک کی اشیاء جو کہ کباڑی اکٹھے کرتے

ہیں، وہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ترقی یافتہ ممالک سے بھی ردی اور استعمال شدہ ناکارہ پلاسٹک

درآمد کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر پولی تھین بیگز (شاپنگ بیگز) کی تین اقسام ہیں:

(1) سفید شاپنگ بیگز غیر فعال پولی ایٹھائیٹھیلین مادے سے بنائے جاتے ہیں اور یہ خوراک کی اشیاء کیلئے

محفوظ سمجھے جاتے ہیں، یعنی دودھ، دہی اور سالن وغیرہ۔



(2) مختلف رنگوں والے شاپنگ بیگز فعال اور غیر فعال مادے کے ملاپ سے بنائے جاتے ہیں اور عام طور پر سبزی اور پھل والے اسے استعمال کرتے ہیں۔

(3) سیاہ شاپنگ بیگز در آمد شدہ ردی اشیاء اور استعمال شدہ پلاسٹک سے بنائے جاتے ہیں۔ ماحولیاتی مسائل: صحت کے نقطہ نظر سے پولی تھین بیگز استعمال کرنے والے کی صحت کیلئے براہ راست نقصان دہ نہیں ہوتے، البتہ سیاہ شاپنگ بیگز کے انسانی صحت پر مضر اثرات ہوتے ہیں جب ان کو خوراک لے جانے کیلئے استعمال کیا جائے۔ اصل ماحولیاتی مسائل اس کے جمع کرنے اور ٹھکانے لگانے کے عمل کی وجہ سے جنم لیتے ہیں، لوگوں کے بے جا پھینکنے کی عادت کی وجہ سے یہ شاپنگ بیگز نالیوں میں پھنس جاتے ہیں، جس سے نالیاں بند ہو جاتی ہیں اور بعد میں یہ گندہ پانی ماحول کو آلودہ کرتا ہے اور ماحول کی خرابی کا سبب بنتا ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ پلاسٹک کے تھیلوں کو تلف کرنا ہے کیونکہ یہ اپنی خصوصیات کی بناء پر تحلیل نہیں ہوتے اور جلنے پر زہریلی گیس پیدا کرتے ہیں۔

سپریم کورٹ آف پاکستان میں انسانی حقوق کے کیس نمبر 35-K-1992 میں تفتیش کرنے کیلئے ایک کمیشن تشکیل دیا گیا کہ آیا خوراک کی چیزوں، ان کی پیکنگ، سیاہی اور رنگ کیلئے استعمال ہونے والے پلاسٹک میں انسانی صحت اور ماحول کیلئے خطرناک اور مضر اجزاء تو شامل نہیں؟ اس کمیشن نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شفاف پولی تھین غذائی اشیاء کیلئے غیر مؤثر، صحت کیلئے بے ضرر اور سامان کی پیکنگ کیلئے دنیا بھر میں استعمال ہوتا ہے۔ کمیشن کے مطابق باہر سے برآمد شدہ ناکارہ پلاسٹک سے تیار ہونے والے سیاہ شاپنگ بیگز خراب ہوتے ہیں۔ اس کمیشن نے غذائی اجزاء کی پیکنگ کیلئے سیاہ پلاسٹک بیگز کے استعمال پر فوری طور پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔

پولی تھین بیگز کا اصل مسئلہ اس کا خراب معیار اور کم قیمت ہونا ہے، جس کی وجہ سے اس کا بے دھڑک استعمال کیا جاتا ہے اور غیر معیاری طریقہ سے تلف کیا جاتا ہے۔ مقامی طور پر تیار ہونے والے زیادہ تر شاپنگ بیگز انتہائی باریک چادر کے بنے ہوتے ہیں جو کہ بمشکل زیادہ بوجھ اٹھا سکتے ہیں اور شاذ و نادر دوبارہ استعمال ہوتے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ صوبہ خیبر پختونخوا کا آرڈیننس 2001: اس آرڈیننس کے سیکشن 195 آئٹم نمبر 30 منسلکہ پیراگراف نمبر 44 شیڈول 6 کے تحت کالے پولی تھین بیگز کی تیاری، خریداری اور استعمال پر پابندی

لگادی ہے، ضلعی حکومت پشاور کی اعلامیہ-19 No. 20027-40 DCO (P) AG-II dated 12-2005 ملاحظہ کی گئی، لہذا یہ اختیار ادارہ تحفظ ماحولیات کے پاس نہیں کہ اس پر پابندی لگائی جائے۔ سفارشات: پلاسٹک بیگز پر پابندی پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997ء کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات کے اختیار میں نہیں بلکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے تحت مقامی حکومت کو یہ فرائض تفویض کئے گئے ہیں، تاہم مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سیاہ پولی تھین کی تیاری، فروخت اور استعمال کے علاوہ ان پولی تھین بیگز کی تیاری پر بھی پابندی عائد کی جائے جس کی موٹائی اور سائز 30 ماکرون سے کم ہو۔

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ منور سلطانہ: زہ Satisfied یم جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، Satisfied۔ ڈاکٹر یاسمین نازلی جسیم صاحبہ۔ جی بی بی، سوال نمبر جی، سوال نمبر 1219 خہ دے بی بی؟

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: دومرہ Stippled دی جی، خہ دے سوال نمبر جی، کیا ہے؟

One Voice: 1219.

Ms. Yasmin Nazli Jasim: 1219.

Mr. Speaker: 1219.

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: او جی۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1219 \_ محترمہ یاسمین نازلی جسیم: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گاؤں اور شہر میں جگہ جگہ پولٹری فارمز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کیا متعلقہ پولٹری فارمز کے مالکان ڈی ایچ او یا محکمہ سے لائسنس یا اجازت نامہ حاصل کرتے ہیں؛

(ii) مذکورہ فارم کے قیام کیلئے جگہ کے تعین کا طریقہ کار کیا ہے؛

(iii) اگر محکمہ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق لائسنس جاری کئے جاتے ہیں تو گنجان آباد علاقوں میں

فارمز کے قیام کی اجازت بوجہ مضر صحت ہونے کیوں دی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) گاؤں اور شہر جگہ جگہ تو پولٹری فارمز موجود نہیں ہیں، البتہ کئی جگہوں پر اس کی بہتات ہے جیسے ایبٹ آباد، مانسہرہ وغیرہ میں، جن کو ادارہ تحفظ ماحولیات سے باقاعدہ اجازت نامہ لینا پڑتا ہے۔

(ب) (i) ادارہ تحفظ ماحولیات، ماحولیاتی قوانین کے ایکٹ 1997ء کے سیکشن 12 کے تحت ماحولیاتی اثرات کے جائزہ کی رپورٹ کی بنیاد پر ان پولٹری فارمز کو اجازت نامہ دیتا ہے، جن کی کل لاگت دس ملین روپے سے زیادہ ہو اور اس سے کم لاگت والے پولٹری فارمز کو اسی ایکٹ کے شیڈول سی کے تحت ہدایت نامے کی بنیاد پر اجازت نامہ جاری کیا جاتا ہے۔

(ii) ماحولیاتی قوانین کے ایکٹ 1997ء کے ہدایت نامہ برائے پولٹری فارم کے مطابق جن پولٹری فارمز کی مالیت دس ملین روپے سے کم ہو تو مذکورہ پولٹری فارم اور آبادی کے درمیان کم از کم 500 میٹر کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ اور مرغیوں کے فضلہ کو مناسب جگہ پر ٹھکانے لگانا اور بعد میں نامیاتی کھاد کے طور پر استعمال، پولٹری فارم کے پانی کے براہ راست اخراج کو روکنا اور اس کیلئے مناسب بندوبست بھی ماحولیاتی قوانین کے ہدایت نامے میں شامل ہے۔

(iii) کسی بھی پولٹری فارم کو اس وقت تک اجازت نامہ نہیں دیا جاتا جب تک وہ ماحولیاتی قوانین کے ایکٹ 1997ء پر پورا نہیں اترتا ہو اور اسی قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف ماحولیاتی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جاتا ہے، البتہ اس قانون کے آنے سے پہلے قائم شدہ پولٹری فارمز گنجان آباد علاقوں میں موجود ہیں، تاہم جہاں پر ان کے متعلق شکایت مل جاتی ہے تو کیس ٹوکس کی بنیاد پر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: شکریہ سپیکر صاحب چہ تاسو ما لہ تائم را کرو جی۔ زما د لائیو سٹیاک ڈیپارٹمنٹ د منسٹر نہ دا کوئسچن دے جی، زما کوئسچن دا وو چہ، پہ اردو کنبے بہ ئے زہ لبر او وایم جی، دا دلته چہ کوم پولٹری فارمز دی جی، ہغے کنبے دا دی چہ دا خائے پہ خائے لکہ کلو کنبے، ما دا وئیلی وو چہ خائے پہ خائے پولٹری فارمز جوڑ شوی دی او ہغہ داسے خایونو کنبے دی چہ ڈیر گنجان آباد دی، لکہ نزد دے کورونہ دی، ہلتہ سخت Smell ہم وی، بوئے وی ڈیر زیات د خلقو د پارہ، د صحت د پارہ ہم ڈیر بنہ نہ دی، نو دوئی ما

له جواب را کړے دے ، ما ورته وئیلی دی چه آیا د دے پولتیری فارمز د پاره څه خاص اجازت نامه وی ، کوم Permission یا څه لائسنس وی؟ نو دوی ما له دا جواب را کړے دے چه کله د دے لاگت تقریباً دس ملین روپئ وی نو د هغه د پاره یو خاص لائسنس ایشو کوی ، نو زه دا تاسو ته وایم چه زه د کوم پولتیری فارمز خبره کوم ، زه په هغه لوتے سکیل باندے نه کوم چه د چا قیمت دومره زیات وی یعنی دومره غټ غټ پولتیری فارمز وی ، د هغه د پاره خوبه سپیشل ستاسو Permission وی ، لائسنس به وی خو زه د هغه خبره کوم ، لکه زه د خپلے صوابی علاقے خبره کوم چه زما خپل کور سره تقریباً ډیره لږه آبادی ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه بی بی! داسے ده ، دوی ته مانسپره کبے او هغه غټ غټ پولتیری فارمونه بنکاری ، دا ستا کور خو هم شاید چه وی خو دا د چرگو عام فارمونه وی چه کومے بنخے ساتی۔۔۔۔۔

محترمه یاسمین نازلی جسیم: نو زه دوی ته دغه یادوؤم۔

جناب سپیکر: د هغه اجازت نه وی۔

محترمه یاسمین نازلی جسیم: نو دغه زه وایم چه که د هغوی چرته اجازت وی نو دا خود صحت د پاره ډیر خطرناک دی ، یو خود برډ فلو بیماری ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹرا یوشاک ، هدايت اللہ خان۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): دا زما سره دے جی۔

جناب سپیکر: دا ستاسو دے؟ دا انوائرنمنٹ منسټر صاحب ، واجد علی خان صاحب دوی به جواب ورکړی۔

وزیر ماحولیات: زه جی د ماحول په حواله باندے جواب ورکوم چه کوم ماحول Disturb کبوی د دے په وجه باندے۔ د دے جواب چه دے جی ، هغه د پولتیری فارمز خاصکر چه کوم په کلو کبے دننه وی ، د هغه متعلق د دوی سوال دے۔ د انوائرنمنٹ چه زمونږ کوم Laws دی ، د 1997 سپیکشن 12 لاندے جی داسے ده چه د دس ملین نه کوم زیات پولتیری فارمز وی نو هغوی به اجازت د انوائرنمنٹ نه اخلی او چه هغوی ورته این او سی ورکړی نو پس د هغه نه به دوی هغه دغه جوړوی۔

جناب سپیکر: کروپر روپی والا۔

وزیر ماحولیات: او جی، دیو کروپر نہ چہ Above وی۔

جناب سپیکر: او چہ ورکو تے وی، دا بی بی وارہ بنائی۔

وزیر ماحولیات: ہغے لہ راخمہ جی۔ کوم چہ د 1997، د دے نہ مخکینے جوڑ شوی دی او ہغہ کم قیمت والا دی او ہغہ پہ گنجان آباد علاقو کنبے وی نو د ہغے د پارہ ہم چہ زمونر۔ کوم ڊیپارٹمنٹ دے، ہغوی د ہغے چیکنگ کوی خود دے د پارہ دا دہ چہ پہ موجودہ، دا چہ د دے نہ مخکینے کوم جوڑ شوی دی، دا ہغہ دی کوم چہ اوس جوڑیری نو کم از کم پینخہ سوه میتہرہ بہ دا د کلی نہ بھر جوڑیری۔ نو کہ داسے کیسز وی، زمونر۔ د انوائرنمنٹ ڊیپارٹمنٹ چہ کوم دغہ دی، هلته آفسز دی، پہ ہغے کنبے دوئی خپل شکایات ورکولے شی خکہ چہ د دے د پارہ انوائرنمنٹ ٲریبونل چہ دے، ہغہ دا کیسونہ کوی او تراوسہ پورے تقریباً دلس کیسونہ Decide شوی دی چہ پہ ہغے باندے جرمانہ لگیدلے دہ او د ہری پور دا Seven cases چہ دی، ہغہ Under trial دی نو کہ د دوئی ہم داسے خہ کیسز وی نو پکار دہ چہ ہغہ د انوائرنمنٹ ڊیپارٹمنٹ تہ خپل دغہ ورکری، Objections، د ہغے متعلق بہ د ہغے خلاف کارروائی اوشی او ہغہ بہ بند کرے شی جی۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہں؟

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تھیک شوہ جی، زہ بہ دوئی تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! تاسو ئے نشاندھی او کړئ او انوائرنمنٹ ڊیپارٹمنٹ د پخپلہ ہم لږ تکلیف کوی، ہغوی د ہم گرخی۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تھیک دہ جی، او جی بالکل۔

جناب سپیکر: یواخے بہ دوئی تہ نہ گوری جی۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تھینک یو، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محترمہ نور سحر صاحبہ، جی نور سحر صاحبہ، موجود نہیں۔ شگفتہ ملک صاحبہ، محترمہ شگفتہ ملک

بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ شگفتہ: کونسی نمبر 882 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 882 \_ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر پاپولیشن ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں گزشتہ اٹھارہ مہینوں میں بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ اٹھارہ ماہ کے دوران کتنی بھرتیاں، کن کن اضلاع میں کن کن عہدوں پر کی گئی ہیں، اخباری

اشتہار اور میرٹ لسٹ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) فلاجی مراکز کے قیام کا طریقہ کار کیا ہے، یونین کونسل اور تحصیل کی سطح پر ایک مرکز میں کتنے ملازم

ہوتے ہیں اور گزشتہ اٹھارہ ماہ کے دوران کون کونسے اضلاع میں کتنے فلاجی مراکز قائم کئے گئے ہیں، تفصیل

فراہم کی جائے؟

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ اٹھارہ ماہ کے دوران ٹوٹل 184 افراد کو ڈائریکٹوریٹ اور مختلف اضلاع کی سطح پر جن

جن عہدوں پر بھرتی کئے گئے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے

دیئے گئے اخباری اشتہارات اور میرٹ لسٹیں فراہم کی گئیں۔

**STATEMENT SHOWING DETAIL OF RECRUITMENT POPULATION WELFARE DEPARTMENT (BOTH AT DIRECTORATE & DISTRICT LEVEL) DURING THE PREVIOUS 18 MONTHS.**

S.#	Name of Post	BPS	Number of recruitment	Remarks
01	WMO/DDPWO (Tech)	17	21	NWFP PSC recommendees
02	AD/TPWO/DD PWO (NT)	17	18	Recruited on ad hoc basis
03	WMO (NT)	17	06	-do-
04	Dy: Demographer	17	08	-do-

05	Assistant	14	05	-do
06	-d0-	-do-	02	NWFP PSC recommendees
07	Projectionist	12	05	Recruited on ad hoc basis
08	Steno typist	12	11	-do-
09	Statistical Assistant	11	11	-do-
10	Theatre Nurse	11	02	-do-
11	Family Welfare Worker	8	05	-do-
12	Operation Theatre Technician	07	05	-do-
13	Family Welfare Assistant (M)	05	14	District level recruitment
14	Family Welfare Assistant (F)	05	23	-do-
15	Chowkidar/N.Qas id/Mali	01	22	-do-
16	Dai/Sweepers	01	26	-do-
Grand Total			184	

STATEMENT SHOWING DETAIL OF DISTRICT LEVEL  
RECRUITMENT FROM (BPS-1 TO BPS-5) IN PAPULATION  
WELFARE DEPARTMENT, NWFP DURING LAST 18 MONTHS

S.#	District	Name of post	BPS	Number of posts	Total
01	Peshawar	FWA (Female )	05	03	17
		Chowkidar	01	05	
		Aya/Helper	01	09	
02	Karak	Chowkidar	01	03	03
03	Swabi	FWA(Male)	05	05	21
		FWA(Female)	05	05	
		Chowkidar	01	01	
		Aya/Helper	01	01	
		Naib/Qasid	01	01	
		Mali	01	01	
04	Kohistan	FWA (Female)	05	03	05
		Aya/Helper	01	02	

05	Chitral	Chowkidar	01	01	01
06	Abbottabad	FWA (Male)	05	02	04
		FWA(Female)	05	02	
07	Tank	FWA (Male)	05	02	08
		FWA(Female)	05	02	
		Chowkidar	01	04	
08	L. Marwat	Chowkidar	01	02	02
09	Hangu	FWA (Female)	05	02	06
		Aya/Helper	01	03	
		N/Qasid	01	01	
10	Bannu	Chowkidar	01	01	02
		Aya/Helper	01	01	
11	Kohat	FWA (Male)	05	02	02
12	Nowshera	FWA (Male)	05	03	16
		FWA (Fe Male)	05	06	
		Chowkidar	01	02	
		Aya/Helper	01	04	
		Sweeper	01	01	
Grand Total					87

(ii) فلاحی مراکز کے قیام کا طریقہ کار:

شہری و دیہی علاقوں میں فلاحی مراکز کے قیام کا طریقہ کار درج ذیل بنیادوں پر کیا جاتا ہے:

نمبر شمار	شہری علاقے	دیہی علاقے
01	70000 تا 50000 آبادی	30000 تا 50000 آبادی
02	بجلی و گیس کی حامل عمارت کو فوقیت دی جاتی ہے	بجلی و گیس کی حامل عمارت کو فوقیت دی جاتی ہے
03	کم از دو تین کمرے و برآمدے والی عمارت کو فوقیت	کم از دو تین کمرے و برآمدے والی عمارت کو فوقیت
04	غسل خانے کی موجودگی لازمی ہے	غسل خانے کی موجودگی لازمی ہے
05	فراہمی آب لازمی ہے	فراہمی آب لازمی ہے
06	رہائشی علاقے میں قائم کیا جائے، باآسانی قابل رسائی، سائن بورڈ لازمی ہے	رہائشی علاقے میں قائم کیا جائے، باآسانی قابل رسائی، سائن بورڈ لازمی ہے



07	انچارج کی رہائش اسی شہر میں لازمی	انچارج کی رہائش اسی تحصیل میں لازمی
----	-----------------------------------	-------------------------------------

تحصیل کی سطح پر کوئی مرکز نہیں ہوتا جبکہ یونین کونسل کی سطح پر مجوزہ عملہ پانچ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عمدہ	سکیل	تعداد
01	FWW، FWC، FTO	8 یا 16، 11	01
02	FWA(M)	05	01
03	FWA(F)	05	01
04	آیا/ہیلپر	01	01
05	چوکیدار	01	01

مزید براں یہ کہ گزشتہ اٹھارہ ماہ (جولائی 2008 تا جنوری 2009) کوئی فلاحی مرکز قائم نہیں ہوا، نئے پی سی ون کی منظوری کے بعد نئے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

**Mr. Speaker:** Any supplementary?

محترمہ شگفتہ ملک: جی سپیکر صاحب۔ دیکھنے جی ما د دوئی نہ دا میرٹ غوبنتے وو چہ خومرہ اپوائنٹمنٹس کیری، دے اخبار تہ اشتہار چہ کوم دوئی ور کیرے دے یو خو ہغہ 'کمپلیٹ' نہ دے، صرف د 17 گریڈ ہغہ ئے ور کیری دی او پورہ ئے نہ دی را کیری جی۔ بل دیکھنے چہ کوم دا جز (ب) دے، پہ دیکھنے پہ تو نمبر چہ کوم دغہ دے، د دے پوائنٹمنٹس Main مقصد جی زما دا وو چہ تاسو کوم اپوائنٹمنٹس کوئی پہ فلاحی مرکز کبے نو د دے طریقہ کار خہ دے، آیا دا بلڈنگ چہ کوم تاسو اخلئی نو دا تاسو پہ Rent باندے اخلئی او دیکھنے چہ کوم کسان تاسو اخلئی نو دغہ بلڈنگ چہ د کوم مالک دے نو د ہغہ د کور کسان اخلئی کہ تاسو د بھر نہ اخلئی؟ دغہ کوئسچن دے جی۔ بل جی دیکھنے بہ زہ د منسٹر صاحب نہ دا تپوس کوم چہ Overall خومرہ دغہ شوی دی، پہ یو دغہ باندے د حکومت دیرے زیاتے پیسے خرچ کیری او اوسہ پورے خومرہ خلق د دے نہ مستفید شوی دی؟ خکہ چہ د پاپولیشن د دغہ تاسو تہ پتہ دہ چہ روزانہ زیاتیری نو د دے د پارہ د دوئی خہ داسے اقدامات شتہ خکہ چہ تر اوسہ پورے دوئی یو فلاحی مرکز نہ دے جو رکھے، خومرہ Tenure دے نو آیا د دوئی خہ ارادہ شتہ چہ مخکبے د دوئی کلہ پورے دغہ کوی چہ دوئی نور دغہ کری۔

Mr. Speaker: Ji, honorable Minister for Population Welfare.

سلیم خان صاحب! پہ تاسو باندھے ورومبے کونسیچن چرتہ دے بی بی راوڙو۔  
جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): جی سر، بی بی نے جو کونسیچن کیا ہے، اس میں انہوں  
Clarification مانگی کہ جو سنٹر جس کے گھر میں ہوتا ہے تو اس کے گھر سے لوگوں کو لیا جاتا ہے یا کس  
طرح ہوتا ہے؟ تو ہماری جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں، وہ ساری Merit basis پر ہوتی ہیں اور میرٹ  
Criteria ہے یعنی جو پبلک سروس کمیشن کے Under نہیں آتیں، اس کیلئے Proper سلیکشن کمیٹی  
ہوتی ہے اور اسی کے تھرو، Mostly ہمارے جو سنٹرز ہیں، اس میں سکیل 5 کے میل اسٹنٹ، فیملی  
اسٹنٹ اور چوکیدار جو ہیں، وہ ہو جاتے ہیں۔ اس میں بی بی نے جو پوچھا ہے کہ اب تک کتنے لوگوں کو اس  
میں فائدہ پہنچا ہے؟ تو میرے پاس جو ڈیٹا ہے، اس میں تقریباً 91,57,728 لوگوں کو پچھلے چھ سات  
سالوں سے، یعنی ہمارا جو پی سی ون تھا، اسی کے تھرو ہماری مختلف Activities صوبے کے اندر ہیں، ان  
کو فائدہ پہنچا ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Badshah Salih Sahib, Malik Badshah Salih, Question No. 891. Not present. Syed Jafar Shah Sahib...

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دے کنہ جی چہ د کونسیچن جواب راشی نو بیا خو، تر کورہ  
پورے خوبہ ئے، د دفترہ پورے ئے تاسو مہ زغلوئی جی۔ جی سید جعفر شاہ  
صاحب۔

محترمہ شگفتہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا خوزہ تاسو تہ یو فالتو Facility در کومہ چہ منستیر صاحب د Full  
explanation او کری، د ہغے نہ پس بیا Further کہ خہ وایی نو ہغہ بہ بیا فریش  
کونسیچن راوڙی۔ جی سید جعفر شاہ صاحب، سوال نمبر 973، موجود نہیں۔ جناب جاوید عباسی  
صاحب، سوال نمبر 977، موجود نہیں۔ جناب آنریبل ڈپٹی سپیکر خوشدل خان صاحب۔

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you Mr. Speaker.

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

Mr. Khushdil Khan Advocate: Question No. 1005.

جناب سپیکر: جی۔

\* 1005 \_ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں مختلف فلاجی مراکز کام کر رہے ہیں؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فلاجی بہود کیلئے مختلف پراجیکٹس بھی کام کر رہے ہیں؛  
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف فلاجی مراکز اور پراجیکٹس میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛  
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مختلف آسامیوں کیلئے کل کتنے امیدواروں نے درخواستیں دی ہیں، تمام امیدواروں کی مکمل تفصیل فراہم کریں؛

(ii) تمام آسامیوں پر بھرتی شدہ امیدواروں کی میرٹ لسٹ، سلیکشن کمیٹی کی سفارشات، تعیناتی کے آرڈرز کی تفصیل، نیز نقول اور اخباری اشتہارات کی کاپیاں بھی فراہم کریں؟  
جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، صرف ریگولر پی سی ون کے تحت محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام ایک پراجیکٹ ضلع پشاور میں کام کر رہا ہے۔

(ج) جی نہیں، ایک پراجیکٹ کے تحت صرف سات خواتین فیملی ویلفیئر اسٹنٹ 5-BPS کی سات خالی آسامیوں پر ماضی قریب میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(د) (i) خواتین فیملی ویلفیئر اسٹنٹ کی سات خالی آسامیوں کیلئے کل 71 امیدواروں نے درخواستیں دی تھیں، تمام امیدواروں کو ٹیسٹ کیلئے کال لیٹرز ان کے گھروں کے ایڈریسز پر بھیج دیئے گئے، صرف 29 امیدوار ٹیسٹ میں شامل ہوئے جن میں سے 10 امیدواروں نے ٹیسٹ پاس کر لیا اور 10 میں سے صرف 7 امیدواروں کو سلیکشن کمیٹی نے اہل قرار دیا اور ان کو منتخب کیا۔

(ii) مطلوبہ معلومات کی تفصیل فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: بل سپلیمنٹری سوال پکبے شتہ؟

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Yes, I would like to draw your kind attention to the matter

"کہ مختلف آسامیوں کیلئے کل کتنے امیدواروں نے درخواستیں دیں، تمام امیدواروں کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟"۔ یہاں پر تمام Candidates کا جو کونکسپن میں نے Raise کیا ہے، اب انہوں نے جو لسٹ بھیجی ہے، وہ صرف Selected candidates کی ہے، اب ہمیں کس طرح پتہ چلے گا According to the answer کہ Seventeen candidates نے Applications دی تھیں، انہوں نے وہ نام بھیجے ہیں جو انہوں نے Select کئے ہیں، اب مجھے کس طرح پتہ چلے گا کہ کہاں پر Injustice ہوئی ہے؟ ان کو چاہیے تھا کہ ساری ڈیٹیل بھیج دیتے جس طرح میں نے مانگی تھی، ریکویسٹ کی تھی۔  
جناب سپیکر: جنہوں نے Apply کیا تھا، وہ آپ نے سب مانگے تھے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): وہ نہیں تھا۔ The answer is incomplete, the other question, which is very important and I would like to ask supplementary question from the honourable Minister. ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے اس کے ساتھ ایڈورٹائزمنٹ لف کیا ہے، یہ ایڈورٹائزمنٹ ذرا دیکھ لیں تو سر، یہ روزنامہ مشرق کے 12-08-2009 کا ہے اور اس میں فیملی ویلفیئر اسٹنٹ کیلئے جو Qualification mention کی ہے، وہ سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ یا کوئی مساوی سرٹیفکیٹ وغیرہ۔ اب اس میں انہوں نے یہی کیا ہے کہ فیملی ویلفیئر اسٹنٹ کیلئے Prescribe Qualification mention کی ہے جناب عالی، تو وہ Mention کی ہے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ لیکن اگر آپ محترمہ شگفتہ ملک کے کونکسپن پر چلے جائیں اور اس میں ایڈورٹائزمنٹ دیکھ لیں تو یہ بہت حیرانگی کی بات ہے کہ یہ کس طرح ہماری منسٹری چل رہی ہے؟ جناب، یہ ایڈورٹائزمنٹ ہے روزنامہ 'آج' میں اور یہ ہے -29 06-2008 کا، یہ اپنا ایڈورٹائزمنٹ جو میں نے ریفرنس دیا، یہ ہے 12-08-2009 کا یعنی اس کے بعد ہوا ہے۔ اس میں کیا لکھ رہے ہیں، فیملی ویلفیئر اسٹنٹ کیلئے ایف اے / ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن یا مساوی قابلیت۔ اب جناب عالی، یہ جو Method of recruitment ہوتا ہے، Illegibility ہوتی ہے، یہ جو Prescribe qualification ہوتی ہے، یہ رولز میں ہوتی ہے، یہ Change نہیں ہوتی اور اگر چینج ہوئی ہے تو وہ مجھے بتادیں، مجھے Answer دے دیں کہ وہ کب Change ہوئی ہے؟ کیونکہ اس ایڈورٹائزمنٹ میں، جو اس کے بعد ہوا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ اس میں، میرا ایڈورٹائزمنٹ جو بعد میں ہوا ہے تو اس کیلئے Qualification increase ہونا چاہیے تھی، یہ جو بعد میں جون میں ہوا ہے، اس میں ایف ایس سی ہے اور میرے ایڈورٹائزمنٹ میں میٹرک ہے، تو یہ ہم کس طرح اندازہ لگائیں کہ ایک

انٹرویو کیلئے انہوں نے میٹرک رکھی ہے اور دوسرے انٹرویو کیلئے انہوں نے ایف اے رکھی ہے، تیسرے کیلئے وہ پھر بی اے دے گی؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے رولز خود بناتے ہیں، مطلب ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی دیکھنے والا نہیں ہے کہ ایک انٹرویو کیلئے انہوں نے قابلیت میٹرک رکھی ہے اور دوسرے انٹرویو کیلئے انہوں نے ایف اے رکھی ہے تو یہ بہت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): یہ بڑا Important Question ہے اور This is a glaring illegality تو اس کا مجھے جواب چاہیے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Population Welfare.

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): سپیکر صاحب، محترم خوشدل خان نے جو کوسچن کیا ہے، اس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ کل کتنے Candidates نے فیملی ویلفیئر اسٹنٹ کیلئے Apply کی؟ تو پشاور کے اندر تقریباً 71 Candidates نے Apply کی تھی، ان میں سے 29 ٹسٹ میں شامل ہوئے اور ان 29 میں سے 10 Candidates نے ٹیسٹ کو ایفائی کیا تو انہی میں سے صرف 7 کی سلیکشن ہوئی ہے Through merit اور ان کی ڈیٹیلز بھی اگر آپ کو چاہیے تو وہ ساری ڈیٹیلز آپ کو Provide کی جائیں گی۔ Secondly, Sir آپ نے Criteria کی بات کی، جس ایڈورٹائزمنٹ کی آپ نے مثال دی، اس میں کم سے کم جو کوالیفیکیشن ہم نے رکھی ہے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ تو بعد میں رولز میں تبدیلی آگئی تو اس میں پھر ایف اے / ایف ایس سی رکھی گئی۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر، میں محترم منسٹر صاحب کے جواب سے

مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ جو رولز ہوتے ہیں، یہ بننے ہیں Under Section 2 of the

Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants Act 1973 اور اس میں جو سب سیکشن 3

ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ جو بھی آپ Qualification رکھتے ہیں تو

consultation of Finance and several departments رکھتے ہیں اور اس کی اپنی ایک

کمیٹی ہوتی ہے، یہ ایسا نہیں ہوتا کہ آپ ایک ایڈورٹائزمنٹ میں ایف اے لکھتے ہیں اور دوسرے

ایڈورٹائزمنٹ میں سیکنڈری لکھتے ہیں، تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کو پتہ نہیں ہے یا ان کے پاس یہ رولز نہیں

ہیں، لہذا میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں، میں ہاؤس سے ریگولیشن کرتا ہوں کہ وہ اس

کو کمیٹی کو بھیجیں تاکہ ہم اس کو Thrash out کر لیں کہ یہ Illegality کیوں کر رہے ہیں کہ ایک ایڈورٹائزمنٹ میں ایف اے، Mention کرتے ہیں اور دوسرے میں سیکنڈری کرتے ہیں، یہ تو ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔  
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بہود آبادی: سر، جو رولز بنے ہیں، جس طرح آزیبل خوشدل خان نے کہا ہے، یہ باقاعدہ پالیسی Change ہوئی ہے، Through proper channel ہوئی ہے، کوئی اپنی طرف سے ہم نے پالیسی Change نہیں کی ہے اور Secondly مزید اگر یہ ڈیٹیل مانگ رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ بیٹھنا چاہیں تو آپ کو بٹھائیں گے اور پوری ڈیٹیلز آپ کو Provide کی جائیں گی۔  
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): محترم سپیکر صاحب! اگر آپ یہ دیکھیں جو انہوں نے کہا ہے

کہ ----

جناب سپیکر: نہیں تو ابھی آپ کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں؟  
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ہاں جی، کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔  
جناب سپیکر: آپ کو کوئی اعتراض ہے؟  
وزیر بہود آبادی: نہیں جی۔

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Syed Qalb-e-Hassan Sahib, Question No?

**Syed Qalbe Hassan:** Sir, Question No. 1045.

جناب سپیکر: جی۔

\* 1045 \_ سید قلب حسن: کیا وزیر بہود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بہود آبادی فیملی ویلفیئر سنٹرز کی منظوری دیتا ہے؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2009-10 میں فیملی ویلفیئر سنٹرز کی منظوری دی گئی ہے؛  
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) فیملی ویلفیئر سنٹرز کی منظوری کا طریقہ کار کیا ہے، آیا سنٹر کی منظوری یونین کونسل کی آبادی کی بنیاد پر دی جاتی ہے؛

(ii) ضلع کوہاٹ کے تین صوبائی حلقوں میں کل کتنے مراکز قائم ہیں، نیز 10-2009 میں جن فیملی سنٹرز کی منظوری دی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں، لیکن یہ سب پی سی ون کی منظوری کے بعد ہوتا ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) موجودہ پی سی ون میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک FWC کھولنے کی تجویز ہے جبکہ پی سی ون کی منظوری CDWP اور ECNEC سے باقی ہے۔

(ii) ضلع کوہاٹ میں کل 13 فیملی ویلفیئر سنٹرز قائم ہیں۔ سال 10-2009 میں کسی فیملی ویلفیئر سنٹر کی منظوری نہیں دی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: لیس سر۔ سر، سپلیمنٹری میرا اس میں یہ ہے کہ یہ جو کونچیز میں نے کئے 10-2009 والے میں، اب میری ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے کہ 11-2010 یا 12-2011 میں ان کا کوئی پلان ہے کہ یہ فیملی ویلفیئر سنٹرز کوہاٹ میں مزید بڑھائے جائیں گے؟  
جناب سپیکر: جی آریبل منسٹر صاحب۔

وزیر بہبود آبادی: سپیکر صاحب، ابھی تک جو ہم نے پی سی ون تیار کر کے، چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا تو ہم نے باقاعدہ پی سی ون فیڈرل گورنمنٹ کو آج سے دو سال پہلے Submit کیا تھا، اس میں Per Union Council ایک سنٹر ہم نے گورنمنٹ کو تجویز کیا تھا تو پورے پاکستان کیلئے دوبارہ پی سی ون اس پر بنا اور وہ ابھی تک پراسس میں تھا اور ECNEC میں ابھی تک ہمارا پی سی ون پڑا ہوا ہے جو نہی اس کی Approval ہمیں مل جائے گی تو انشاء اللہ ہم نے جو Proposal بھیجی ہے تو اسی Per Union Council کے حساب سے ہم فیملی سنٹرز Establish کریں گے۔

Mr. Speaker: Ji, Next, Janab Shah Hussain Sahib, Question No. 1106. Not present. Sardar Shamoonyar Khan, Question No. 1107. Not present. Mufti Syed Janan Sahib, Question number, ji?

مفتی سید جانان: سوال نمبر 1111 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1111 - مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل کی تمام یونین کو نسلز میں بنیادی مراکز صحت موجود نہیں ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کو نسل کی سطح پر بی ایچ یوز بنانے کا کوئی طریقہ کار موجود ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تحصیل ٹل میں یونین کو نسل کی بنیاد پر بی ایچ یوز کی تعداد بتائی جائے، نیز کن یونین کو نسلوں میں بی ایچ یوز نہیں ہیں:

(ii) بی ایچ یوز بنانے کا طریقہ کار بتایا جائے، نیز حکومت تحصیل ٹل کی تمام یونین کو نسلوں میں بی ایچ یوز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) تحصیل ٹل کی تمام یونین کو نسلوں میں مراکز صحت موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) تحصیل ٹل میں کل 9 یونین کو نسلز ہیں اور ہر یونین کو نسل میں مرکز صحت موجود ہے جن کی

تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام یونین کو نسل	نام مرکز صحت
01	یوسی ٹل ون	سول ہسپتال ٹل
02	یوسی ٹل ٹو	سول ہسپتال ٹل
03	یوسی دلن	بی ایچ یو دلن، بی ایچ یو مانجی خیل
04	یوسی در سمند	بی ایچ یو در سمند
05	یوسی کار بونہ	بی ایچ یو کار بونہ
06	یوسی دوآبہ	سب، ہیلتھ سنٹر دوآبہ، بی ایچ یو یوسہ روزی، زیر تعمیر کیلگری ڈی ہسپتال دوآبہ
07	یوسی زریاب ٹو	بی ایچ یو شہنہ وڑی
08	یوسی زریاب	آر ایچ سی زریاب
09	یوسی تورہ وڑی	سب، ہیلتھ سنٹر تورہ وڑی



(ii) بی ایچ یو بنانے کیلئے پہلے موزونیت (Feasibility report) پر مبنی رپورٹ تیار کی جاتی ہے، جس میں مندرجہ ذیل معلومات فراہم کی جاتی ہیں:

- 1- علاقے کی آبادی 5,000 تا 10,000 ہونی چاہیے۔
  - 2- ارد گرد میں 5 کلو میٹر کے فاصلے پر کوئی اور مرکز صحت نہ ہو۔
  - 3- بی ایچ یو کو رسائی کیلئے پکاروڈ موجود ہو۔
  - 4- بجلی اور پانی پہلے ہی سے موجود ہو۔
  - 5- علاقے میں پرائمری سکول اور ڈاکخانہ بھی موجود ہو۔
- (ii) چونکہ تحصیل ٹل کی ہریونین کونسل میں مرکز صحت موجود ہے اسلئے محکمہ صحت خیبر پختونخوا تحصیل ٹل میں مزید کوئی بی ایچ یو بنانے کا فی الحال ارادہ نہیں رکھتا۔

جناب سپیکر: شہ سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

مفتی سید حانان: مطمئن یم جی، Withdraw یم ورنہ جی، مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Israrullah Khan Gandapur, Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question No. 1112. Not present. Israrullah Khan Gandapur, Question No. 1113. Not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

981 \_ جناب محمد جاوید عاسی: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ پولیس نے گاڑیاں خریدی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ پولیس نے کتنی نئی گاڑیاں کتنی قیمت میں خریدی ہیں، مذکورہ گاڑیاں کن کن اضلاع کو دی گئی ہیں اور کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ گاڑیوں میں سے دو یا اس سے زیادہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) محکمہ پولیس نے گزشتہ دو مالی سالوں کے دوران جو گاڑیاں خریدی ہیں، ان کی تعداد، قیمت اور یونٹ نام جس کوالاٹ ہوئی ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	گاڑیاں	تعداد	قیمت فی عدد	نام یونٹ جس کو الاٹ ہوئی ہیں
01	ٹویوٹا موٹر 1800 سی سی	03	1.352 ملین	سپیشل برانچ تین عدد
02	جیپ پراڈو 3000 سی سی	32	4.425 ملین	پشاور 04، مردان 02، سوات 02، کوہاٹ 02، بنوں 02، ڈی آئی خان 02، ایبٹ آباد 02، سپیشل برانچ 01، ڈی سی ٹی 01، انوسٹی گیشن 02، ٹریفک 01، سی پی او 06، ٹیلی کمیونیکیشن 01، ایلیٹ فورس 01، پی ٹی سی ہنگو 01، ایف آر پی 01، پول 01
03	جیپ اسٹیشن ویگن 4500 سی سی	01	7.630 ملین	سی پی او ایک عدد
04	جیپ اسٹیشن ویگن 4500 سی سی	02	8.030 ملین	پشاور دو عدد (سی ایم سکوڈ)
05	جیپ لینڈ کرور 4200 سی سی	10	8.025 ملین	چار سده 01، صوابی 01، ہنگو 01، ٹیلی کمیونیکیشن 03، وی وی آئی پی ڈیوٹی پشاور 03، مردان 01
06	جیپ اسٹیشن ویگن 4500 سی سی	01	15.035 ملین	پشاور 01 عدد (گورنر P/Escort)
07	پک اپ ٹویوٹا 3000 سی سی	08	1.084 ملین	سوات 05، بنوں 03

08	پک اپ ٹیوٹا 3000 سی سی	05	1.27 ملین	پشاور 06، نوشہرہ 01، مردان 03، صوابی 01، سوات 02، لوئر دیر 02، اپر دیر 01، بونیر 01، کوہاٹ 02، کرک 01، بنوں 03، کچی 01، ڈی آئی خان 02، ٹانک 02، ایبٹ آباد 01، مانسہرہ 01، سی پی او 01، سپیشل برانچ 02، ڈی سی ٹی 01، ایف آر پی 01، پی ٹی سی ہنگو 01، ٹیلی کمیونیکیشن 02، انوسٹی گیشن 02، وی وی آئی پی 08، ٹریفک 02
09	پک اپ ٹیوٹا 3000 سی سی	43	1.064 ملین	بی ڈی ایس 01، مانسہرہ 01، بگھرام 02 کوہستان 02، سوات 02، لوئر دیر 02، دیر اپر 01، شانگلہ 02، بونیر 02، پشاور 05، سپیشل برانچ 01، ٹریفک 01، ڈی سی ٹی 01، ٹیلی کمیونیکیشن 02، وی وی آئی پی 05، چارسدہ 01، نوشہرہ 01، مردان 01، صوابی 01، کوہاٹ 01، ہنگو 01، کچی 01، بنوں 01، ٹانک 01، ایبٹ آباد 01، ہری پور 01، کرک 01 ایف آر پی 01
10	پک اپ شہزور 2600 سی سی	59	0.690 ملین	پشاور 11، چارسدہ 03، نوشہرہ 02، مردان 03، صوابی 02، سوات 05، دیر اپر 01، کوہاٹ 02، ہنگو 01، کرک 01، بنوں 03، کچی 01، ڈی آئی خان 03، ٹانک 01، ایبٹ آباد 03، ہری پور 02،

مانسره 01، بنگرام 01، سپيشل برانچ 01، ايف آر پي 01، سي پي او 01، انوسٹی گيشن 02، ٹريفک 01، آر ٹي ڈيليو مانسره 02، پي ٹي سي ہنگو 01، پول 01، بي ڈي ايس 02، ڈي سي ٹي 01				
سوات ايک عدد	2.619 ملين	01	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي 4x4	11
پشاور 29، چارسده 01، ہنگو 03، پول 01	1.034 ملين	34	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي	12
پشاور 09، چارسده 04، نوشہرہ 03، سوات 14، دير لور 06، دير اپر 02، شانگلہ 02، چترال 05، کوباٹ 05، ہنگو 01، کرک 02، بنوں 03، لکی 03، ڈي آئي خان 11، ٹانک 03، ايسٹ آباد 02، مانسره 02، کوہستان 02، سي پي او 03، ايف ار پي 03، ٹريفک 06، ٹيلي کيو نيکيشن 02، بي ڈي ايس 07، ڈي سي ٹی 02، ٹريفک 07، ايليت فورس 18، بونير 13، مردان 28، صوابي 07	1.379 ملين	75	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي	13
	1.379 ملين	57	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي	14
	1.399 ملين	41	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي	15
پشاور 02 (گورنر P/Escort)	3.165 ملين	02	پک اپ ٹيوٹا 3000 سي سي 4x4	16
صوابي 01، شانگلہ 01، بونير 01، ڈي سي ٹی 01، ايف آر پي 01، ہنگو 01، ٹانک	2.30 ملين	09	بس يمينو 4009 سي سي	17

01، بگلرام 01، مردان 01				
آرٹی ڈبلیو مانسمرہ ایک عدد	2.730 ملین	01	بس ڈائیو 8071 سی سی	18
پشاور 02، چارسدہ 01، نوشہرہ 01، مردان 01، سوات 01، کوہاٹ 01، کرک 01، بنوں 01، ڈی آئی خان 01، ایبٹ آباد 01، مانسمرہ 01، ہری پور 01، سپیشل برانچ 01، ایف آر پی 01، سی پی او 01، کچی 01، پی ٹی سی ہنگو 01، ٹریفک 01	2.633 ملین	19	بس ڈائیو 8071 سی سی	19
آرٹی ڈبلیو مانسمرہ ایک عدد	1.655 ملین	01	ٹرک مینو 4009 سی سی	20
پشاور 01، مردان 01، سوات 01، دی لورر 01، اپر دیر 01، شانگلہ 01، کوہاٹ 01، ہنگو 01، کرک 01، بنوں 01، کچی 01، ٹانک 01، بگلرام 01، کوہستان 01، ٹیلی کمیونیکیشن 01، ٹریفک 02، ایف آر پی 01	1.625 ملین	18	ٹرک مینو 4009 سی سی	21
آرٹی ڈبلیو مانسمرہ ایک عدد	2.275 ملین	01	ایمبولینس 3000 سی سی	22
مردان ایک عدد	3.219 ملین	01	ایمبولینس 3000 سی سی	23
ڈی سی ٹی 02 عدد	11.10 ملین	02	APC (محافظ)	24

			2400 سی سی	
مردان دو عدد	1.350 ملین	02	فورک لفر 2369 سی سی	25
مردان ایک عدد	4.275 ملین	01	کوسٹر 4009 سی سی	26
		474	کل تعداد	

(ii) مندرجہ بالا گاڑیوں میں سے کسی بھی افسر کو دو یا دو سے زائد گاڑیاں نہیں دی گئی ہیں۔

1177 \_ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باران ڈیم مروت کینال کے آخری حصے تاجہ زئی تک شیشم اور کیکر کے درخت لگائے گئے تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) باران ڈیم مروت کینال کے آخری حصے تاجہ زئی تک مین کینال بناتے وقت کل کتنے شیشم اور کیکر کے درخت لگائے گئے تھے;

(ii) ماہ اپریل 2010ء تک کل کتنے درخت باقی رہ گئے ہیں، کمی کی وجوہات بیان کی جائیں، نیز مذکورہ کمی پر محکمہ کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان سے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) (i) باران ڈیم مروت کینال پر شیشم، کیکر اور دیگر اقسام کے لگائے گئے درختان کی تعداد اس وقت میسر نہیں کیونکہ اعداد و شمار کے متعلق کوئی تازہ سروے نہیں ہوا ہے، تاہم بد اور ان 1991 کرم گھڑی ورکنگ پلان کے مطابق کل 91460 درختان کا اعداد و شمار کیا گیا تھا۔

(ii) بوجہ ناگفتہ بہہ حالت کو مد نظر رکھ کر اس وقت باقیماندہ درختان کی تفصیل بنانا ممکن نہیں کیونکہ کچھ عرصہ سے مذکورہ علاقہ کے حالات انتہائی کشیدہ ہیں، وہاں پر سرکاری عملہ اور وسائل کا آزادانہ نقل و

حرکت خطرے سے باہر نہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ کام کیلئے معقول وقت اور مناسب فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ساتھ سٹاف کا تحفظ اولین ترجیحات میں شامل ہے، نیز مذکورہ کمی کے سلسلے میں محکمہ نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- محکمہ نے مختلف دورانیے میں وقتاً فوقتاً مذکورہ نقصان کو روکنے کے سلسلے میں ریڈ پارٹی تشکیل کی تھی، جس پر نامزد ملزمان نے فائرنگ تک کھول دی، لہذا محکمہ نے ضلعی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مثلاً پولیس اور ایف سی کی مدد طلب کی ہے لیکن ہمیشہ کیلئے بے بسی کے سوا کوئی راست جواب نہیں ملا ہے۔

- ملزمان کے خلاف باقاعدہ محکمہ کارروائی کی گئی ہے جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس وقت ضلع بنوں اور لکی مروت کے مختلف عدالتوں میں کل 1835 کیسز زیر سماعت ہیں جن کی مالیت 1,38,01,106/- روپے ہے۔

- مختلف دورانیے میں کل 16512 مکسر فٹ لکڑی بحق سرکار ضبط کر کے نیلامی سے مبلغ 13,18,669/- روپے آمدن وصول ہو چکی ہے۔

- اسی طرح مختلف دورانیے میں مختلف پولیس سٹیشنوں میں نامزد ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہیں جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف دورانیے میں ملزمان سے -/27,26,214 روپے بطور عوضانہ وصول پاکر سرکاری خزانے میں جمع کئے گئے ہیں جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں۔

1178 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال تقریباً دس لاکھ مکعب فٹ لکڑی چترال سپلائی کی گئی تھی، جس میں بمشکل دس فیصد لکڑی ونڈفال کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چترال کی بااثر شخصیت کی ایف ڈی سی کے اہلکاروں سے ملی بھگت کے باعث لاکھوں مکعب فٹ لکڑی دیگر اضلاع کو سپلائی کی جاتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمے کی ملی بھگت سے ٹھیکیدار مقررہ حد سے بڑھ کر لکڑی کاٹ کر سپلائی کرتے ہیں جو کہ جنگلات کے خاتمے کا باعث ہے؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ کمیونٹی کو پچاس اور ساٹھ روپے فی فٹ کے حساب سے دیئے جاتے ہیں جبکہ یہی لکڑی مارکیٹ میں پچیس سو روپے فی فٹ کے حساب سے فروخت کی جاتی ہے، نیز JFMCs برائے نام بنے ہیں اور نمبر مافیا بھی اس میں شامل ہے؛

(و) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ عرصے میں کتنے افراد کو غیر قانونی لکڑی کاٹنے اور دیگر اضلاع کو سپلائی کرنے کے جرم میں سزا دی گئی ہے، کیس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) محکمے کے کتنے افراد کو غیر قانونی درخت کاٹنے اور سپلائی میں بااثر افراد کو مدد دینے کے جرم میں کارروائی کا سامنا کرنا پڑا اور کتنے اہلکاروں کو سزا ہوئی، نام اور عمدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ چترال کو دس لاکھ فٹ لکڑی سپلائی ہوئی ہے، البتہ بذریعہ ایف ڈی سی (FDC) ڈرائی ونڈ فال کی ہاروسٹنگ (کٹائی، چرائی و ڈھلائی) کر کے 2,64,365 مکسر فٹ لکڑی چترال سے چکدرہ نمبر مارکیٹ سپلائی کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ ابھی تک محکمہ جنگلات چترال کے علم و مشاہدے میں ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا ہے، جنگل میں کٹائی، چرائی اور ڈھلائی کا کام بذریعہ ایف ڈی سی (FDC) مکمل کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہیں ہے، کیونکہ ایف ڈی سی (FDC) کے کام کی نگرانی خود (FDC) محکمہ جنگلات اور مقامی لوگ جو انٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی (Joint Forest Management Committee) کی شکل میں باقاعدگی سے کرتے ہیں، اس کے علاوہ محکمہ جنگلات میں ایک مانیٹرنگ سیل بھی بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SO(Tech)ED/V-475/2008/KC مورہ 14-07-2009 قائم کیا گیا ہے جو کہ ایف ڈی سی (FDC) کے کاموں کی باقاعدہ نگرانی کرتا ہے، اپنی ماہوار رپورٹ محکمہ ماحولیات کو پیش کرتا ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ جنگلات چالیس فیصد (40%) سے زائد برآمدگی کی اجازت نہیں دیتا، لہذا مقررہ حد سے زیادہ لکڑی لے جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

(د) یہ بھی درست نہیں، کیونکہ فارسٹ آرڈیننس 2002ء کمیونٹی پارٹنرشپ سٹیسیٹیشن رولز کے تحت جنگل فروخت نہیں کیا جاسکتا، فروختگی جنگل سے متعلق سارے ایگریمنٹ منسوخ ہیں، تب بھی محکمہ جنگلات چترال کی طرف سے ساٹھ فیصد رائلٹی ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر (DRO) کو اصل مالکان میں تقسیم کیلئے اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جاتی ہے کہ رقم اصل مالکان میں تقسیم کی جائے، نیز جے ایف ایم سی (JFMC)



مقامی لوگ اپنی مشاورت دو تہائی اکثریت سے بناتے ہیں اور محکمہ جنگلات ( Khyber Pakhtunkhwa Province Joint Forest Management Community Participation Rules 2004) کے تحت رجسٹرڈ کراتے ہیں۔

(و) (i) چونکہ (الف) سے لیکر (د) تک کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں، لہذا تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

(ii) ایضاً۔

1244 \_ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مارچ تا جون 2010ء میں محکمہ وائلڈ لائف میں بھرتیاں کی گئی ہیں:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پوسٹوں کیلئے ٹیسٹ و انٹرویو کئے گئے ہیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ عرصے میں کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں:

(ii) بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ و اخباری اشتہار کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنے امیدواروں کو

انٹرویو کیلئے طلب کیا گیا اور مذکورہ افراد کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ مذکورہ عرصے میں خیبر

پختونخوا وائلڈ لائف ڈویژن میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) مذکورہ عرصے میں کل گیارہ افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ii) بھرتی شدہ افراد کے نام اور عہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	نام	عہدہ
01	مردان	محمد اسحاق	ڈپٹی ریجنل
02	ایضاً	عباس محمد	ڈپٹی ریجنل
03	ایضاً	احمد بادشاہ	ڈپٹی ریجنل
04	ایضاً	فضل مالک	وائلڈ لائف واپر
05	ایضاً	جاوید خان	وائلڈ لائف واپر
06	ایضاً	اعتبار خان	وائلڈ لائف واپر

07	ایضاً	بشارت خان	وائٹڈ لائف واپر
08	ایضاً	نواز خان	وائٹڈ لائف واپر
09	بونیر	جمشید اقبال	ڈپٹی ریجنل
10	ایضاً	نجیب اللہ	وائٹڈ لائف واپر
11	ایضاً	ناظر علی	ڈرائیور

مندرجہ بالا پوسٹوں کیلئے 1429 امیدواروں کو انٹرویو کیلئے طلب کیا گیا، جن میں مذکورہ گیارہ افراد بھرتی کئے گئے ہیں، تمام بھرتیاں میرٹ کے بنیاد پر کی گئی ہیں اور تمام قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں۔  
 اخباری اشتہار کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔

891 \_ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پورے ملک اور خاص کر صوبہ خیبر پختونخوا کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے؛  
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف مقامات پر بہبود آبادی کے مراکز قائم ہیں؛  
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان مراکز پر قومی خزانے سے ایک بہت بڑی رقم خرچ کی جا رہی ہے؛  
 (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ان مراکز میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؛  
 (ii) ان مراکز سے اب تک کل کتنے لوگ مستفید ہوئے ہیں؛  
 (iii) آبادی پر کس حد تک کنٹرول کیا گیا ہے اور لوگوں میں شعور پیدا کرنے اور آبادی کو کنٹرول کرنے کیلئے مذکورہ مراکز کیا اقدامات کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پورے ملک کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اسی بڑھتی آبادی کے سیلاب کو روکنے اور اعتدال پر لانے کیلئے ہی محکمہ بہبود آبادی پوری تہمت سے کام کر رہا ہے۔ یہ عملہ ہذا کی ہی کاوشوں کا نتیجہ ہی ہے کہ شرح نمو 3.12% سے کم ہو کر 1.9% تک ہو گئی ہے جبکہ محکمہ ہذا کا ہدف اس کو سال 2020 تک 1.3% تک لانا ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبہ خیبر پختونخوا کے 24 اضلاع کے تمام دور آفادہ علاقوں میں محکمہ ہذا کے مراکز قائم ہیں اور عوام کو خاندانی منصوبہ بندی، زچہ بچہ کی صحت اور تمام عمومی امراض کے علاج سے متعلق سہولیات ان کی دہلیز پر پہنچا رہے ہیں۔

(ج) تمام دوسرے حکومتی اداروں کی طرح محکمہ ہذا بھی منظور شدہ بجٹ کے اندر رہتے ہوئے اپنے فرائض پوری تندہی سے انجام دے رہا ہے تاہم موجودہ معاشی بحران کی وجہ سے محکمہ ہذا کو اس کی ضرورت سے کم بجٹ دیا گیا ہے اور محکمہ ہذا اس محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے بھی عوامی فلاح و بہبود کے کام کو پوری تندہی سے انجام دے رہا ہے جبکہ اس مالی سال کے دوران 574 ملین کا بجٹ منظور ہوا ہے۔

(د) (i) تفصیل درج ذیل ہے:

نام مرکز	کل مراکز	کل ملازمین
فلاحی مراکز	422	2110
تولیدی صحت مراکز (الف)	21	215
موبائل سروس یونٹ	30	90
سوشل موبلائزر (مرد)	---	544

(ii) تفصیل درج ذیل ہے:

• استعمال کنندگان مانع حمل ادویات	48,92,400
• موکلات برائے تولیدی صحت	7,06,200
• امراض عامہ و بچہ	35,59,128
میزان	91,57,728
• کپل میٹر پروٹیکشن (CYP)	40,12,119

(برائے عرصہ گزشتہ 2009-2003 PC-1)

(iii) محکمہ ہذا کی اب تک کی کاوشوں کی وجہ سے شرح نمو %3.12 سے کم ہو کر %1.9 تک ہو گئی ہے جبکہ محکمہ ہذا کا ہدف اس کو سال 2020 تک %1.3 تک لانا ہے، اس مقصد کیلئے تمام مراکز میں تربیت یافتہ سٹاف، کنبہ کو چھوٹا رکھنے، ماں بچے کی صحت اور تمام عمومی امراض کے علاج سے متعلق سہولیات ان کی دلہیز پر پہنچانے کیلئے ہمہ وقت سرگرم عمل ہیں جبکہ اب تک %98 لوگ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں آگاہی اور شعور رکھتے ہیں۔

973 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہڈانے کافی عرصہ پہلے سوشل موبلائز (مرد) کی آسامیوں پر کوالیفائیڈ لوگوں کو بھرتی کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو فکسڈ ماہانہ تنخواہ مبلغ -/4,000 روپے ادا کی جاتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو سرکاری وغیر سرکاری اداروں کی طرح مراعات نہیں دی جا رہی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ملازمین کو مستقل کرنے اور سرکاری ملازمین کی طرح مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں، تاہم ان اہلکاروں کو ماہانہ اعزازیہ مبلغ -/4,000 روپے کے علاوہ مبلغ -/1,000 اور -/200 روپے موٹر سائیکل / سائیکل الاؤنس بالترتیب دیا جاتا ہے۔

(د) جی نہیں، اسلئے کہ میل موبلائز، سوشل موبلائز (مرد) محکمہ ہڈا کے ساتھ صرف رجسٹرڈ ہیں اور وہ سرکاری ملازمین کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔

977 \_ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو سے بہبود آبادی کا آفیسر اغوا کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اغوا کنندگان ان کے دفتر کا تمام سامان بمعہ گاڑیاں ساتھ لے گئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر دفتر میں رہائش پذیر تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی بہبود آبادی آفیسر کے خلاف انکوائری کی گئی تھی؛

(ه) آیا یہ بھی درست ہے کہ انکوائری رپورٹ میں مذکورہ آفیسر کو کسی بھی ایڈمنسٹریٹو پوسٹ پر تعینات نہ کرنے کی سفاری کی گئی تھی؛

(و) اگر (الف) تا (ه) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلعی بہبود آبادی آفیسر کے خلاف کی گئی انکوائری کی رپورٹ اور اس پر کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ آفیسر کو کس کی سفارش پر ضلعی بہبود آبادی آفیسر کو ہستان تعینات کیا گیا ہے؛

(iii) آیا محکمہ نے ضلعی بہبود آبادی آفیسر کے خلاف Internal Audit اور External Audit کیا تھا، مکمل تفصیل اور دونوں آڈٹ رپورٹس کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟  
جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔  
(ب) جی ہاں، اغوا کنندگان گاڑیوں سمیت دفتر کا سامان ساتھ لے گئے تھے، جن کی تفصیل انکوائری رپورٹ میں درج ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ه) جی ہاں۔

(و) (i) انکوائری رپورٹ اور کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی۔  
(ii) چونکہ کوہستان Hard area ہے، ہر افسر کو صوبائی حکومت کی پالیسی کے تحت اپنا Tenure پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مذکورہ افسر کو اسی جواز کے پیش نظر تعینات کیا گیا، بہر حال BPS-18 کے افسر کی دستیابی کے بعد مذکورہ افسر کو اپنے عہدے پر تعینات کیا جائے گا۔  
(iii) جی ہاں، محکمہ نے مذکورہ آفیسر کے خلاف Internal and external Audit کیا تھا۔  
دونوں کی کاپیاں فراہم کی گئی۔

1106 \_ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال صوبے کا بڑا ہسپتال ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں نیوروسرجری کی سہولت بمعہ ماہر ڈاکٹرز موجود ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹرز حضرات آپریشن کے قابل مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں راعب کرنے کیلئے مریضوں کو وینٹنگ لسٹ پر ڈالتے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ وینٹنگ لسٹ کے انتظار میں زیادہ تر غریب مریض پرائیویٹ ہسپتالوں / ڈاکٹروں کی فیس جمع نہیں کر سکتے اور موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں؛

(ه) اگر (الف تا د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) مذکورہ ہسپتال میں نیوروسرجری کے کل کتنے بیڈز ہیں اور ماہر ڈاکٹروں کی کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، نیز موجودہ وقت کل کتنے ماہر ڈاکٹرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام، عمدہ، تعلیمی قابلیت اور موجودہ پوزیشن کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ii) ہسپتال کے ہر نیوروماہر ڈاکٹر ہفتے میں کل کتنے آپریشنز کرتے ہیں، نیز گزشتہ ایک سال کے دوران کل کتنے آپریشنز کئے گئے ہیں، مریض کا نام، پتہ، آپریشن کی نوعیت، ڈاکٹر کا نام اور ہر ایک ڈاکٹر کی ماہانہ اور ہفتہ کی بنیاد پر آپریشنوں کی سالانہ تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛
- (iii) وینٹگ لسٹ پر اگلے چھ مہینوں کی مریضوں کی تعداد، مریض کا نام، پتہ، آپریشن کی نوعیت، ڈاکٹر کا نام اور ہر ماہر ڈاکٹر کی ماہانہ اور ہفتہ کی بنیاد پر آپریشنوں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛
- (iv) آیا حکومت لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے شعبہ نیوروسرجری میں بستروں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور ماہر ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ صوبے کے غریب عوام ہسپتال کی سہولیات سے استفادہ کر سکیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟
- سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) جی نہیں۔

- (ھ) (i) موجودہ نیوروسرجری وارڈ میں مریضوں کیلئے 36 بیڈز ہیں، علاوہ ازیں مذکورہ وارڈ میں (نیوروتراوما) مریضوں کیلئے 18 مزید بیڈز کا بندوبست ہے اور اس کے علاوہ نیورالوجی وارڈ کے ساتھ ایک مشترکہ 9 بیڈز پر مشتمل ایک انتہائی نگہداشت کا وارڈ (ICU) موجود ہے، جہاں انتہائی بیمار مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

مذکورہ وارڈز میں ماہر ڈاکٹرز موجود ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- (1) ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ممتاز (MBBS, FCPS, Neuro)
- (2) اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق (MBBS, FCPS, Neuro)
- (3) سینئر رجسٹرار (ٹرینینگ کنسلٹنٹ) ڈاکٹر خالد خانزادہ (MBBS, FCPS, Neuro)
- (4) سینئر رجسٹرار (ٹرینینگ کنسلٹنٹ) ڈاکٹر شاہد ایوب (MBBS, FCPS, Neuro)

(ii) مذکورہ وارڈز میں ہر ہفتے چار دن آپریشنز کیلئے مختص ہیں، گزشتہ ایک سال کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) ویٹنگ لسٹ پر مریضوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iv) ماہر ڈاکٹروں کی کمی پورا کرنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔

1107 \_ سردار شمعون مارخان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں سول ہسپتال، بی ایچ یوز اور سول ڈسپنسریاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز صحت میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے اور ان کی تعیناتی دو سال کیلئے کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حلقہ PF-45 میں مراکز صحت کی تعداد بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ مراکز صحت میں کل کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے، ان کے نام اور کیڈرز کی تفصیل،

نیز ان کی تعیناتی کتنا عرصہ پہلے کی گئی تھی، کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مگر تعیناتی کی مدت مخصوص نہیں ہوتی۔

(ج) (i) حلقہ پی ایف 45 ایبٹ آباد میں کل 24 مراکز صحت موجود ہیں۔

(ii) مذکورہ مراکز صحت میں تعینات شدہ عملہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- ڈاکٹرز 6

2- پیرامیڈیکس 49

3- کلاس فور 141

تعیناتی کی تفصیل فراہم کی گئی۔

1112 \_ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 67 میں مختلف بی ایچ یوز، آراتچ سیز، سول ڈسپنسریاں اور دیگر

مراکز صحت موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مراکز صحت کی تفصیل محل وقوع بمعہ یونین کونسل

فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز صحت کو مرمت کیلئے سالانہ بنیادوں پر فنڈز بھی فراہم کئے جاتے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو 2002-03 تا 2009-10 کے مذکورہ مراکز صحت کو مرمت کی مد میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، ہر سال کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہسپتال	یونین کونسل
01	سول ہسپتال کلاچی	کلاچی
02	آرا تچ سی کڑی شمولی	کڑی شمولی
03	سول ہسپتال چودھوان	چودھوان
04	بی اتچ یو مٹ	چودھوان
05	کوٹ بگہ ذیلی مرکز صحت	چودھوان
06	سول ہسپتال درابن	درابن
07	بی اتچ یو جنڈی بابڑ	چودھوان
08	بی اتچ یو موسیٰ زئی	موسیٰ زئی
09	بی اتچ یو کوٹ عیسیٰ خان	موسیٰ زئی
10	بی اتچ یو گرد عیسیٰ خان	موسیٰ زئی
11	گرہ مدہ	لوئی
12	سول ڈسپنسری روڑی	لوئی
13	سول ڈسپنسری گرہ بختیار	لوئی
14	سول ڈسپنسری لوئی	لوئی
15	بی اتچ یو نگوڑا	ہتھالہ
16	بی اتچ یو میر بازی	ہتھالہ
17	سول ڈسپنسری ہتھالہ	ہتھالہ



18	سول ڈسپنسری محبت	ہتھالہ
19	بی ایچ یو مڈی	مڈی
20	بی ایچ یو منگل	منگل
21	ذیلی سنٹر بزدار	کڑی شموڑی

(ج) 2002 سے لے کر 2009-10 تک کسی قسم کے فنڈز مرمت کی مد میں صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم نہیں کئے گئے۔

(د) اس سلسلے میں محکمہ C&W کا ایک تحریری لیٹر بحوالہ نمبر M-1136/30 مورخہ 07-05-2010 کے تحت جس میں محکمہ C&W نے اپنے تحریری مندرجہ بالا لیٹر میں واضح کیا ہے کہ 2002 سے لیکر 2009-10 تک کسی قسم کے فنڈز نہیں ہیں۔ لیٹر نمبر 1136/30-M dated 07-05-2010 کی کاپی ملاحظہ کی گئی۔

1113 \_ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی علاقہ درابن میں (حلقہ پی ایف 67) بی ایچ یو زروٹی، گردودہ، جنڈی بابر، سول ڈسپنسری روڑی اور دیگر مراکز صحت انتہائی مندوش حالت میں ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ان کی کب تک بحالی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے صوبہ کے ان جیسے تمام مراکز صحت کی بحالی کے غرض سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2010-11 میں ایک علیحدہ منصوبہ "Improvement/Rehabilitation of existing Health Outlets in 10 Districts of Khyber Pakthunkwa (Phase -VI) ADP No. 215" کے نام سے شامل کیا ہے۔ رواں سال سیلاب کی تباہ کاریوں کیلئے فنڈز کی فراہمی کی وجہ سے اس منصوبے کے مختص شدہ فنڈز منجمد ہیں جو نہی اس منصوبے کے فنڈز بحال کئے جائیں گے، مذکورہ مراکز صحت پر بحالی کا کام سالانہ ترقیاتی پروگرام 2010-11 کے مذکورہ منصوبے کی باقاعدہ منظوری کے بعد شروع کیا جائے گا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ذرا ہاؤس کو 'کمپلیٹ' ہونے دیں، اس کے بعد کہ یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی تھیں، چونکہ بروز جمعہ مورخہ 31 دسمبر 2010 کو کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس ملتوی کرنا پڑا اور رخصت کی درخواستیں آپ سے منظور نہ ہو سکیں تو ان میں حافظ اختر علی صاحب 31-12-2010، جناب مفتی کفایت اللہ صاحب 31-12-2010، نصیر محمد خان میداد خیل صاحب 31-12-2010 تا 04-01-2011، پرنس جاوید صاحب 31-12-2010، جناب تاج محمد خان ترند صاحب 31-12-2010 تا 06-01-2011 اور جناب جاوید عباسی صاحب نے 31-12-2010 جبکہ حاجی منور خان ایڈوکیٹ صاحب نے 30-12-2010 و 31-12-2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

آج کی جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں تو ان معزز اراکین میں ثناء اللہ میاں خیل صاحب 03-01-2011 تا 07-01-2011، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 03-01-2011، جناب قلندر خان لودھی صاحب 03-01-2011، وجیہ الزمان صاحب 03-01-2011، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان 03-01-2011، سکندر حیات خان شیرپاؤ 03-01-2011، ارباب محمد ایوب جان صاحب 03-01-2011، جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب 03-01-2011، محمد جاوید عباسی صاحب 03-01-2011، ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 03-01-2011، قیصر ولی خان صاحب 03-01-2011 اور شاہ حسین صاحب نے Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اود ریبری جی، یو منٹ۔

## جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! چیئر پرسن بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام محترمہ فرزانہ راجہ کل بروز منگل 4 جنوری 2011ء کو صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا تشریف لارہی ہیں، وہ کل دوپہر ایک بجے اراکین اسمبلی کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے متعلق ایک بریفنگ دیں گی، چونکہ یہ پروگرام خالصتاً سیاسی و جماعتی وابستگیوں سے بالاتر ہے اور اس کا مقصد بلا امتیاز ہر مستحق کو امداد فراہم کرنی ہے، آپ کا تعلق بھی اپنے حلقوں کے زیادہ تر غریب لوگوں سے ہے، جس کے باعث تمام ممبران صاحبان اور صحافی برادری سے پابندی وقت کے ساتھ اس پروگرام میں شرکت کی استدعا کی جاتی ہے۔ ایک اور بہت اہم Pending demand ہے فوٹو گرافی کی تو ہمارے آرنیبل ممبرز جتنے بھی ہیں اور وزراء صاحبان بھی سب خصوصی طور پر کل موجود ہوں، کیونکہ یہ فوٹو گرافی جو بہت پہلے ہونا چاہیے تھی، آج ہمارے بہت معزز اراکین ہم سے رخصت ہو چکے ہیں تو کل کا دن فوٹو گرافی کیلئے مقرر ہے۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) }: سپیکر صاحب! ہم درخواست کرتے ہیں کہ کل ہمارے دو تین پروگرامز ہیں، ہم موجود نہیں ہونگے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں ہیں، پہلے ذرا آپ ہمیں حکم کریں کہ ہم پہلے اپنی کیبنٹ کو پورا کریں تو پھر فوٹو گرافی، دیکھیں اب 5 تاریخ کو وزیر اعلیٰ صاحب کو ہستان جارہے ہیں اور ہم سب جارہے ہیں، کل ہمارے اپنے فنکشنز ہیں تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اگر آپ ہمیں کوئی ٹائم دے دیں، ایک دو دن کا ٹائم دے دیں تو ہم سب اکٹھے ہو کر موجود ہونگے۔

جناب سپیکر: تو یہ تو باہر سے یعنی ابھی اسلام آباد سے ان کا پروگرام، شیڈول آیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): فوٹو گرافی تو آپ ایم پی ایز کی کرنا چاہتے ہیں نا، وہ تو بے شک آئیں، ان کے ساتھ فوٹو گرافی کریں، مگر آپ اگر ایم پی ایز کی اور موجودہ اسمبلی کی کرنا چاہتے ہیں تو میری درخواست ہوگی کہ دو تین دن کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: تمام ہاؤس کی فوٹو گرافی بھی، کل خیال تھا کہ سب موجود ہوں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں جی، کل میری دو میٹنگز ہیں، تقریباً میجرٹی وزراء وہاں ہونگے، پھر پرسوں کریں، ہم کو ہستان جارہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر کل اجلاس نہ کریں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، آپ اجلاس تو کریں گے انشاء اللہ مگر یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو تمام وزراء جب موجود نہیں ہونگے تو کس کا اجلاس کرونگا؟  
سینیئر وزیر (بلدیات): سر! ہم کوشش کریں گے کہ میچاڑٹی موجود ہوں، ایک دو چار منسٹر نہیں ہونگے  
تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر آپ یہاں پر فوٹو گرافی کرانا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ یہ سب لوگ موجود  
ہوں، میری یہ ریکویسٹ ہے اور باقی آپ کی مرضی ہے، آپ ہاؤس کے مالک ہیں جو کہیں آپ کی مرضی

ہے۔  
جناب سپیکر: نہیں، میں تو آپ کی۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سر! بشیر خان وائی، ریکویسٹ دے نو کلمہ کلمہ خو  
سرے گزارہ کوی کنہ او پہ دوہ ورخو کبنے خہ قیامت خو نہ راخی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: زہ یو گزارش کومہ جی، سبا زمونر د DDAC Chairman د  
مانسہرے ضلعے ٲول ممبران بللی دی، مونر شپیر کسان یو جی نو یا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو ستاسو سبا جوڑے ارادے خرابے دی؟ چھتھی تہ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہ داسے دہ، کہ د مخکبنے نہ ٲتہ وے نو مونر بہ ہغہ اجلاس  
ملتوی کرے وو۔

جناب سپیکر: نو چہ شپیر تنہ تاسو نہ یئی او شپیر اتہ ہغوی نہ وی نو بیا بہ ہاؤس تہ  
خوک۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ما دا وئیل چہ کہ تاسو دے فوتوگرافی لہ یو بل ٲائم او بنایئی،  
داسے نہ چہ یو ملگرے ٲکبنے غیر حاضر وی نو بیا د ہغے اثر بنہ نہ وی او دا پہ  
اول ٲل باندمے مونر د بشیر خان سرہ اتفاق کوؤ، او منئی ئے جی خیر دے۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے جی، جس طرح آپ لوگ کہیں گے، ہم اسی طرح چلائیں گے، پھر فوٹو گرافی  
کیلئے آپ خود Date دے دیں، جس دن آپ سب موجود ہوں۔ جناب آرنیبل خوشدل خان صاحب،  
ڈپٹی سپیکر۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریبرہ، دوئی پسے بیا اووایی جی، اوس مے دوئی لہ فلور ور کرو۔

### تحریر التواء

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan Advocate Deputy Speaker, to please move his adjournment motion No. 230 in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): Thank you, Mr. Speaker۔ اسمبلی کی کارروائی

روک کر ایک اہم اور مفاد عامہ کے موضوع پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ پورے صوبے میں بالعموم اور پیشاور کے مضافات میں بالخصوص بجلی کی ناروا لوڈ شیڈنگ سے زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ عوام انتہائی پریشان ہیں اور مشکلات سے دوچار ہیں۔ لوگ تنگ ہو کر سڑکوں پر آجاتے ہیں، جس سے مشکلات مزید بڑھ جاتی ہیں۔ Unschedule Load shedding کو روکنے کیلئے اس پر بات کی اجازت دی جائے تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا تاسو ته معلومات دی چه نن سبا د بجلئی ډیر زیات بحران دے او ډیر خلق ورنه تنگ دی او روزانه به تاسو اخبارونه گورئ چه سترائیکونه کیبری او روډونه بندیری نو دا یوه ډیره اهم ایشو ده او په دے باندے مطلب دا دے د هاؤس نه تپوس او کړئ چه دا ایډمټ کړی او په دے باندے Detailed بحث اوشی چه آیا حکومت څه میکنزم دغه کړی ځکه چه ډیر زیات تکالیف دی، په چوبیس گھنټو کبڼے اټهاره گھنټے هم نه وی او زما په حلقه کبڼے خو خاص زه به دا اووایم چه درے درے ورځے نه وی او خلق اوس دا وائی چه مونږ مونځونه بے اودسه شروع کړی دی ځکه چه دیو بجلئی سره، په بجلئی باندے جماعت چلیبری، حجره پرے چلیبری، کور پرے چلیبری، سکول پرے چلیبری یعنی د دے سره ټول Life suffer شوی دے او Suffer کیبری نو لهذا دا یو Important issue ده نو دا ایډمټ کړئ د بحث د پارہ۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: جناب مفتی جانان صاحب! تاسو هم دغه شان یو دغه راوړے دے نو که دا کال اټینشن هم اووایی نو دواړه به لف کرو۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ واپڈالہ کاروں نے پورے صوبے، خاصکر ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کے غم زدہ اور پریشان حال عوام کے ساتھ جو ظالمانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے، وہ قابل مذمت ہے اور فوری طور پر

قابل اصلاح ہے، کیونکہ پوری شب و روز میں بجلی اکثر غائب رہتی ہے اور جب موجود ہوتی ہے تو اس کی وولٹیج انتہائی کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے زرعی زمین، بنجر، مسجد پانی نہ ہونے کی وجہ سے ویران اور گھریلو استعمال کیلئے ڈول اور راڈ کا استعمال شروع ہے۔ واپڈا کے اعلیٰ حکام کے علم میں ہے کہ میں یہ بات ان کو متعدد بار کہ چکا ہوں مگر انہوں نے ابھی تک اس مسئلے کو حل کرنے میں سنجیدگی نہیں دکھائی ہے۔ اگر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو خدا نہ کرے، یہ کسی بھی وقت واپڈا اور عوام کے درمیان تصادم کا باعث بن سکتا ہے، لہذا صوبائی حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے واپڈا احکام کو فوری طور پر احکامات جاری کرے۔

زہ جی لبر غوندے تفصیل دے بیانوم۔ ہغہ ورخ جی تاسو د واپدے د چیف ولی خان صاحب سرہ دلته کبے خبرہ کرے وہ، زہ نن دفتر تہ ورغلیے یم جی، ہغوی تہ مو دا وئیلی وو چہ کہ ستاسو د دے بل مسئلہ وی، مونبر تاسو سرہ مکمل تعاون کوؤ، مونبر مکمل تاسو سرہ یو، خلق درتہ کبینوؤ خو چہ پہ کومہ طریقہ باندے، ملگری د جی لبرہ توجہ را کری۔

جناب سپیکر: دا لبرہ توجہ ستاسو پکار دہ جی، دا دومرہ اہم ایشو دہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! لبر مونبر ہم دے بارہ کبے بحث کولو۔

جناب سپیکر: او کنہ تاسو بہ جواب ور کوئی جی، زما ممبر صاحب تہ۔

مفتی سید جانان: تاسو تہ مو جی لکہ چہ خنگہ خبرہ او کرہ، پہ ہغہ ورخ جی دغہ خائے کبے کرک والا دوہ ممبران صاحبان وو، یوزہ ووم جی۔ مونبر خو چیف صاحب سرہ خبرہ او کرہ خود ہغے باوجود خہ اونہ شول۔ نن زہ جی دفتر تہ ورغلم، ہغہ خائے نہ مے ایکسچینج تہ تیلی فون او کرلو چہ مفتی صاحب بہ تا سرہ ہر قسمہ تعاون کوی خو مونبر جی داسے یو، یقین او کرئی دغہ وارہ لائیونہ دا زہرے زمانے والا ہم نہ بلیبری جی، دغہ خود پریردئی او واپدے والا لارشی بغیر د اطلاع نہ، مطلب دا دے د کلو نہ بجلی کت کوی، خلق راشی او ہلتہ لوئے انتشار جوہرشی نوزہ دا تاسو تہ گزارش کوم چہ دا کلہ ہم د خلقو، د عوامو او د واپدے پہ مینخ کبے تصادم او د جھگریے سبب جوہریدے شی، د دے نوٹس واخلی جی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی آزیبل رحیم دادخان صاحب، سینئر وزیر صاحب۔

جناب رحیم دادخان { سینئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا یواہم مسئلہ دہ، یو خو دا خبرہ دہ چہ د بجلی پیداوار ڊیر کم دے، 7000 میگا واٹ Requirement دے او پہ مشکلہ 3000 میگا واٹ بجلی پیدا کیبری۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ ڊیرو ٹائیونو کنبے کنبے اچولے کیبری، پہ ہغے سرہ کوم صحیح خلق چہ دی، بلونہ ورکوی نو ہغہ ہم Suffer کیبری، ہغہ یو لائن وی او خوشدل خان خبرہ او کرہ چہ یرہ ڊیر مونٹونہ مونہرہ بے اودسہ او کرل نو ما تہ یوہ قصہ رایادہ شوہ، پہ یو کلی کنبے بہ خلقو مونخ نہ کولو، ملا صاحب راغے او ورتہ ئے او وئیل چہ یرہ دا مونخ ولے نہ کوئی نو ہغوی ورتہ او وئیل چہ یرہ دا اودس گران دے، نو ہغہ وئیل راخی بے اودسہ مونخ کوئی۔ (تمتے) بیبا خہ مودہ ہغہ وو، بل مولانا صاحب راغے او ہغہ ورتہ وئیل ظالمانو! تاسو کافر کیبری، بے د اودس نہ مونخ کوئی نو ہغوی ورتہ وئیل ہغہ مخکبے مولانا صاحب وئیل چہ یرہ داسے مونخ کوئی نو دے پہ ہغہ مولانا صاحب پسے لاږو چہ دا د خہ کرے دی نو ہغہ ورتہ وئیل چہ یرہ خلقو مونخ نہ کولو نو ما بے اودسہ پہ مونخ راږولی دی، تہ ئے اوس پہ اودس باندے راواږوہ نو پہ دے دغہ باندے چہ دا اہم ایشودہ، زمونہ پرے خہ اعتراض نشته، پہ دے د بحث اوشی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motions moved by the honourable Deputy Speaker and the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali Khan honourable Member, to please move his call attention notice No. 435.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، پچھلے سال اس اسمبلی کے فلور پر وزیر قانون صاحب نے یقین دلایا تھا کہ پشاور چار سہ رو ڈکی کشادگی اور بجالی کو آئندہ سال کے اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا مگر اس سال کے

اے ڈی پی میں پشاور چارسدہ روڈ کی کشادگی اور سجالی کیلئے کوئی فنڈ نہیں ہے۔ یہ روڈ ضلع پشاور، ضلع چارسدہ، مہمند ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، ضلع لوئر دیر اور افغانستان کی ٹریفک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ ہیوی ٹریفک کیلئے یہ روڈ بہت کم ہے، چونکہ اب ممبران اسمبلی اور وزراء چارسدہ کو موٹروے کے ذریعے آتے جاتے ہیں، اسلئے اس روڈ کی اہمیت نظر انداز کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر، پہ دے روڈ باندے خنگہ چہ ما او وئیل دا باجوڑ، د مہمند، د پیسنور او د چارسدے Even چہ د لوئر دیر د علاقے خلق او گادی ہم پرے غی، افغانستان تہ پرے بے انتہا تریفک روان دے، لوئے لوئے تریلرے پرے روانے دی خو سرک ہم ہغہ رنگ دے کوم چہ جوڑ شوے دے نو ہم ہغہ سرک دے۔ تیر کال ما وئیلی وو، لاء منسٹر صاحب ما تہ یقین راکرے وو پہ دے فلور باندے چہ دا بہ انشاء اللہ پہ راتلونکی کال کبے دغہ کرو خو ہیخ بندوبست ئے اونہ شو۔ ممبران صاحبان زموںرد چارسدے چہ کوم دی، ہغوی خو پہ موٹروے غی راخی، منسٹران ہم غی، تول افسران پرے ہم غی او دیخوا توجہ نشتہ۔ زہ تاسو تہ درخواست کوم او ستاسو پہ ذریعہ دے حکومت تہ اپیل کوم چہ د چارسدہ روڈ د دے آفت نہ د مونی۔ خلاص کری۔ د پیسنور نہ تر خزانے مل پورے سفر کول دیر زیات مشکل شوے دے جی، دیر زیات مشکل دے، ہر وخت تریفک بند وی، د پندرہ منٹ لار دہ، د دس منٹ، یوہ نیمہ گھنٹہ او گھنٹہ پرے لگی۔ زہ دوئی تہ وایمہ چہ پہ دے مد کبے خہ او کری، کہ پہ Non ADP کبے دا پروگرام وی، ہر خہ طریقہ وی خود خدائے د پارہ ئے او کری۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب! واقعی کل میں خود بھی چارسدہ روڈ سے آیا ہوں، Flood damages کا جو پورشن ہے، میں نے رات کو وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی کہ کم از کم اس کے Shoulders تو بھرے جائیں اور جو کٹا ہوا پورشن ہے، وہ بہت ضروری ہے تو انہوں نے تو یقین دہانی اس کی کرادی لیکن یہ جو پورشن ہے، آپ نے Last year وہ کروایا تھا، یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

بیرسٹران شہد عبداللہ (وزیر قانون): یہ اس طرح ہے جی کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آنریبل ممبر صاحب بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی جی۔



جناب سپیکر: تو آپ اس پر ذرا وہ کر لیں، آئیں بل لاء مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی جی۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دا کال اٹینشن دے جی، پہ دے باندے د موؤر نہ علاوہ بل سرے دغہ نہ شی کولے او اورنگزیب خان! تا سولہ بہ بلہ موقع در کرو جی۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، دا پرابلم بالکل شتہ، دا پرابلم پہ یونیورسٹی روڈ باندے ہم شتہ، دا پرابلم پہ جی تی روڈ باندے ہم شتہ او دا ٹول د حکومت او بیا خصوصی د سی اینڈ ڈبلیو، لوکل گورنمنٹ، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ او د فنانس پہ دے باندے میتنگز شوی دی او د دے د پارہ مختلف پلانز جوڑ شوی دی خو تا سو بنہ خبر یی جی چہ یرہ د دے سیلاب د لاسہ زمونہر ٹول Annual development program ہم فریز شوے دے، کہ ہغہ ہم نہ وی خو د پیسنور د پارہ بیا خصوصی دے خل، دا Over heads دی پکینے او بیا Specially د دے دغہ نہ واخلہ، د اسمبلی نہ واخلہ، د جیل نہ واخلہ تر باچا خان بابا چوک پورے انشاء اللہ د فلائی اوور پروگرام شتہ، داسے نور د دے روڈونو د کشادگی پروگرامونہ شتہ خو لڑ د سیلاب د لاسہ حالات تھیک نہ دی نو انشاء اللہ راتلونکی وخت کینے بہ کہ خیر وی، خکہ دا دے تہلے صوبے تہ پرابلم دے، دا تہلو کینے اہم روڈ دے نو خامخا د گونمنٹ سرہ احساس ہم شتہ او انشاء اللہ خپل کوشش بہ کوی راتلونکی وخت کینے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد علی خان: پہ خومرہ وخت کینے بہ ئے سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد علی خان: پہ دے روان کال کینے بہ ئے او کری، لڑ تائم د راتہ او بنائی؟

جناب سپیکر: دا جی وائی چہ (تمتہ) سپر کال بہ پرے کار شروع کری کنہ؟

ہغہ وائی چہ او بری تہ پہ تالی کینے ہم لڑے بنکاری۔

وزیر قانون: بیرہ جی، کوشش زمونہ دے چہ خدائے پاک د اوکری خکھہ چہ ڍیر تکلیف دے، کوشش بہ وی انشاء اللہ خو خہ Definite time frame نہ شم ور کولے او انشاء اللہ کوشش کوؤ چہ خدائے پاک ئے جوہ کری۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Ji. The honourable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: I request this honourable House to consider the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2010. Thank you ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against if may say 'No'.

مفتی کفایت اللہ: دے وخت کبے نور نہ دغہ کیری؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ تین ہی کلارز ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ تین ہی بس آئی ہیں؟

جناب سپیکر: صرف تین ہی ہیں۔ Those who are against it may say 'No'?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 1 to 3 stand parts of the Bill.

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: ما پہ دیکبے امنہ منت کول غوبنتل۔

جناب سپیکر: اوس خواوشو، بس تیر شو، پکبے تاسو نہ وئی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: زہ لبر لیت شوم، ما پکبنے امنڈ منٹ کولو خو خہ بس اوس پکبنے،  
دیکبنے لبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خوبہ تاسو Written رالیبری چہ ٲول هاؤس ته هغه Put شی کنه۔

وزیر قانون: بنه جی، خہ ٲهیک شوہ جی، صحیح ده، صحیح ده، ٲهیک ده۔

جناب سپیکر: چیئر ته یواخے نه، ده ٲول هاؤس هر یو ممبر ته هغه رسول غواری،  
خہ ضروری ترمیم وی نو سبا ئے پکبنے راوری کنه جی خو چہ نن پاس شی، بیا  
خوبه نه کیری، دا امنڈ منٹ خہ ده، تاسو خو ئے او وائی لبر۔

وزیر قانون: نه دومره خاص نه ده، دیکبنے صرف Technically یا Legally  
speaking، دا Provided further پکبنے مونبر ورکوؤ، هغه چونکہ دا 2<sup>nd</sup>  
proviso ده نو دومره اهم نه ده، ٲهیک ده، خیر ده خہ دغه نشته پکبنے۔

جناب سپیکر: کہ دومره دغه ده، دا خو ز مونبر سیکرٲریٲ به ئے هم، مونبر به ئے  
هم، سیکرٲریٲ به ئے هم را ولی۔

وزیر قانون: او جی، داسے ٲهیک ده۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

مسوده قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now the honourable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2010 may be passed.

Minister for law: I request this august House to pass the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill. Thank you, ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2010 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Higher Education Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Iqra National University Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، یہ ایک 'کمٹمنٹ' میں نے فلور آف دی ہاؤس کی تھی، دو آنریبل ممبرز کے ساتھ، عبدالاکبر خان اور اسرار اللہ خان گنڈاپور کے ساتھ کہ اس بل پر ہم آپس میں بیٹھ کر بات کریں گے تو میں یہ ایک موشن پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ اس کو ہم سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیں گی۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that the Iqra National University Bill, 2010 may be referred to the Select Committee, comprising the following honourable Members:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
3. Mr. Sikandar Irfan Khan; and
4. Dr. Iqbal Din.

The quorum of the Select Committee-----

جناب سپیکر: نہ نہ، دا بہ دوئی بنائی کہ نہ مونر بہ ئے کوؤ، موشن کبے بہ ئے دوئی بنائی چہ کوم رولز کبے Specific دی، ہغہ بہ مونر بنایو؟ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں صرف میری یہ ریکویسٹ تھی کہ یہ کمیٹی اپنی رپورٹ پندرہ دن کے اندر اندر جمع کرا دے گی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Iqra National University Bill, 2010 may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee, comprising the following honourable Members:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
3. Mr. Sikandar Irfan Khan; and

4. Dr. Iqbal Din.

The quorum of the Select Committee shall be three. The Committee shall submit its report to the Assembly within fifteen days. The sitting is adjourned till 10:00 A.M of tomorrow morning.

اور جو پروگرام پہلے میں آپ کو سنا چکا ہوں، Kindly اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں۔ تھینک یو، جی۔

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 04 جنوری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)